
ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات
سر الشهادتين
قد طبع في المطبع اللكنوي المعروف المشتهر بنولكشور



بسم الله الرحمن الرحيم

اعلم رحمك الله تعالى ان الكمالات التي تفرقت في

اسکو جانیے کہ جو کمالات اور خوبیاں جدا جدا

الانبياء عليهم السلام قد اجتمعت في نبينا محمد صلى

اور پیغمبروں علیہم السلام میں تھیں سو ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام میں

الله عليه وسلم فقد اعطي الخلافة كما اعطي آدم وداود

بالکل یکجا جمع ہو گئیں چنانچہ حضرت کو خلافت ملی ف جیسے آدم ف اور داؤد ف

عليهما السلام واعطي الملك كما اعطي سليمان عليه

علیہما السلام کو اور حضرت کو سلطنت ملی ف جیسے سلیمان علیہ

السلام واعطي الحسن كما اعطي يوسف عليه السلام

السلام کو ف اور حضرت میں حسن تھا ف جیسا یوسف علیہ السلام میں ف

واعطي الخلة كما اعطي ابراهيم عليه السلام واعطي

اور حضرت میں خلت تھی ف جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام میں ف اور حضرت

الكلام كما اعطي موسى عليه السلام واعطي العبادة

خدا ہم کلام ہوا ف جیسے موسیٰ علیہ السلام ف اور حضرت عابد تھے

كما أعطي يونس عليه السلام وأعطي الشكر كما أعطي

یونس علیہ السلام ف اور حضرت بڑے شکر گزار تھے جیسے

نوح عليه السلام وقد زيد له كمالات أخر من أنواع

نوح علیہ السلام ف۲ بلکہ آپ کو زیادہ حضرتوں سے کمالات تھے چنانچہ

الولايات والمحبوبية المطلقة والاصطفاء المطلق

ولایات ف۳ اور محبوبی ہر قسم کے اور سب ف۴ اور سب کاموں کی مقبولی

والرؤية والقرب الاتم والشفاعة العظمى والجهاد

اور دیدار الٰہی ف۵ اور نہایت خدا کی نزدیکی اور شفاعت کبری ف۶ اور کافروں سے

مع أعداء الله تعالى إلى غير ذلك من الكمالات كالعلم

جہاد ف۷ سوائے اسکے اور کمالات جیسے علم

الوسيع والعرفان الاتم والقضاء والفتيا والاجتهاد والاحتساب

بیشمار اور پورے طریقہ کا ف اور فتوے فیصل کرنا ف اور فتوی دینا ف۸ اور اجتہاد ف۹ اور حسبی

والقراءة وغيرها لكن بقي له كمال لم يحصل له بنفسه

ف۱۰ اور قراءت وغیرہ ف لیکن آپ میں ایک کمال باقی رہگیا تھا کہ حضرت کی ذات میں حاصل نہ تھا

وهي الشهادة والسر في عدم حصولها له بنفسه صلى الله

یعنے شہادت اور انکی ذات میں اسکے حاصل نہ ہونے کا بھید یہ تھا کہ اگر آنحضرت صلے اللہ

عليه وسلم أنه لو استشهد في الحرب لأدى ذلك إلى كسر

علیہ وسلم جنگ میں شہید ہوتے تو شوکت اسلام کی

شوكة الاسلام واختلال الدين في نظر العوام ولو استشهد

ٹوٹ جاتی اور دین میں عوام کے نزدیک خلل پڑجاتا ف۱۵ اور اگر

غيلة وسرا كما وقع لبعض خلفائه لم يشتهر

ناگہان ف۱۶ چپکے چپکے شہید ہوجاتے جیسے حضرت کے بعضے خلیفہ شہید ہوئے ف۱۷ تو آپکی شہادت

أمر شهادته بل ولا تمت الشهادة لأن تمام الشهادة أن
شہود نہوتی بلکہ پوری شہادت ہی نہوتی اسواسطے کہ پوری شہادت اسکا نام ہر کہ
يقتل الرجل في الغربة والكربة وأن يعفر جواده ويلقى
آدمی مارا جاوے مسافری اور مشقت مین اور اسکے گھوڑے کی کوچین کاٹی جاوین اور
جثته مطروحة ويقتل حوله جمع كثير من أعزة
اسکی لاش میدان مین پڑی رہے اور اسکے گرداگرد بہت لوگ باعزت
أصحابه وأقاربه وأن ينهب ماله وأن تؤسر نسائه
یاروں اور قریبوں سے مارے جاوین اور مال اسکا لوٹا جاوے اور اسکی بیبیان اور یتیم لڑکے
وأبنائه كل ذلك في ذات الله فاقتضت حكمة الله
قید مین گرفتار ہوں اور یہ سب مصیبتین صرف اللہ ہی کے واسطے ہوں فا سو حکمت الہی اور اسکی کارسازی سے چاہا
تعالى أن يلحق هذا الكمال العظيم بسائر كمالاته بعد وفاته
کہ ملجاوے یہ بڑا کمال حضرت کے کمال مین بعد انکی وفات کے
وانقضاء أيام خلافته التي تنافي المغلوبية والمظلومية
و بعد گذرنے ایام خلافت کے کہ دنیا اور مظلومی انکی شان سے بعید تہین
برجال من أهل بيته بل بأقرب أقاربه وأعز أولاده و
بواسطہ بعضے مردان اہل بیت کے بلکہ بواسطہ اس شخص کے جو بہت ہی قریب ہو حضرت کے اقربا مین اور نہایت ہی عزیز ہو اولاد مین
يكونون في حكم أبنائه حتى يلحق حالهم بحاله ويندرج
اور جو لوگ بمنزلہ آپ کے بیٹوں کے ہو تا کہ ملجاوے انکا حال حضرت کے حال مین اور داخل ہو
كمالهم في كماله فتوجهت عناية الله تعالى بعد انقضاء
انکا کمال حضرت کے کمال مین سو متوجہ ہوئی عنایت الہی بعد گذرنے
أيام الخلافة إلى هذا الإلحاق فاستنابت الحسنين
دنوں خلافت کے اس کمال کے ملانے پر تو نائب بنایا حسنین

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَنَابَ جَدِّهِمَا عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَ

اور درود برتر اُنچر نانا کے مقام پر علیہما السلام کو

التَّحِيَّاتِ وَجَعَلْتَهُمَا مَرَاتِبَ لِمُلَاحَظَتِهِ وَخَدِّ بِجَمَالِهِ

اور دو رخسارے ٹھرائے جمال مصطفوی کے ف ۱ اور دونوں کو دو آیئنے بنائے پر تو کمال محمدیت کے تحیت

وَلَمَّا كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلَى قِسْمَيْنِ شَهَادَةُ سِرٍّ وَشَهَادَةُ عَلَانِيَةٍ

ف ۲ اور دوسری شہادت آشکارا پوشیدہ ایک تو شہادت شہادت دو قسم پر تھی اور چونکہ

قُسِّمَتْ عَلَيْهِمَا فَاخْتَصَّ السِّبْطُ الْأَكْبَرُ بِالْقِسْمِ الْأَوَّلِ وَلَمَّا

اور جو واسطے پہلی قسم کے ف ۳ بڑے صاحبزادے تو مخصوص ہوئے دونوں پر بٹ گئی

كَانَ أَمْرُهَا مَسْتُورًا لَمْ يُظْهِرْ لَهَا ذِكْرٌ فِي الْوَحْيِ وَأُبْهِمَ أَمْرُهَا

اور جب شہادت اس کا بھی جبرئیل علیہ السلام نے کبھی ذکر نہ کیا مخفی تھا وہ امر

عِنْدَ الْوُقُوعِ أَيْضًا حَتَّى وَقَعَتْ عَلَى يَدَيْ زَوْجَتِهِ وَ

حالانکہ سے حرم خاص واقع ہوئی یہاں تک کہ یہ حرکت تو بھی شبہہ ہی رہا واقع ہوئی

الزَّوْجَةُ مِنْ عَلَائِقِ الْمَحَبَّةِ دُونَ الْعَدَاوَةِ وَكُلُّ ذَلِكَ

اور یہ سب سے نہ کہ عداوت علاقوں محبت سے ہے بی بی

لِأَنَّهُ مَبْنِيٌّ عَلَى السِّرِّ وَالْإِخْفَاءِ وَلِذَلِكَ لَمْ يُخْبِرْ بِهِ النَّبِيُّ

اور اسی واسطے جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی بنا پوشیدگی پر تھی اس واسطے ہوا کہ اس شہادت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

رضی اللہ تعالے اور نہ امیر المومنین نے بھی اسکی خبر نہ دی

عَنْهُ وَلَا غَيْرُهُمَا وَاخْتَصَّ السِّبْطُ الْأَصْغَرُ بِالْقِسْمِ

دوسری قسم ف ۵ چھوٹے صاحبزادے اور مخصوص ہوئے اور نہ کسی اور نے ف ۴ عنہ نے

الثَّانِي وَلَمَّا كَانَ مَبْنَى أَمْرِهِ عَلَى الشُّهْرَةِ وَالْإِعْلَانِ أُنْزِلَ

پر تھی اسکی شہرت اور اعلان اور جو بنا ف ۶ کی شہادت سے

ف ۱ تا کمال شہادت کمال ... آئینوں سے ... رسول ... ف ۲ ... اور دونوں ... ف ۳ ... جناب امام حسین ... ۵ سر الشہادتین ... ف ۴ ... ف ۵ ... جناب امام حسین علیہ السلام ... ف ۶ ... شہادت ...

أولاً في الوحي على لسان جبرئيل عليه السلام وغيره من

اول وحی میں زبان جبرئیل علیہ السلام وغیرہ

الملائكة ثم بتعيين المكان وتسميته وتعيين الزمان

فرشتوں پر اسکا مذکور ہوا پھر بتا شہادت کے مکان کا ف اور اسکا نام اور بتا شہادت کے وقت کا

وهو رأس الستين ثم اشتهر أمره وأعلن ذكره على لسان

یعنی انتہا سن ساٹھ ہجری معلوم ہوا پھر اسکا شہرہ بہت ہوا اور برملا ذکر کیا

أمير المؤمنين كرم الله وجهه في سفره إلى صفين ثم لما

امیر المؤمنین کرم اللہ وجہہ نے صفین کے سفر میں ف پھر جب

وقعت واقعة الشهادة اشتهر أمرها بانقلاب التربة

واقعہ شہادت کا واقع ہوا تو اسکا شہرہ اسطرح پر ہوا کہ مٹی

دماً وإمطار الدم من السماء وهتف الهواتف بالمراثي

خون ہوگئی اور آسمان سے خون برسا اور آوازیں غیبی سے مرثیے کے

ونوح الجن وبكائهم وطواف السباع حافظات لجثته

اور نوحہ اور رونا جنوں کا ف اور گھومنا درندوں کا گرد اس لاش کے نگہبانی کے واسطے

ودخول الحيات في مناخر قاتليه إلى غير ذلك من أسباب

اور سانپوں کا گھسنا قاتلوں کے نتھنوں میں علیٰ ہذا القیاس اور بھی شہرت کے اسباب

الشهرة ليطلع الحاضرون والغائبون على وقوعها بل ابتداء

تھے تاکہ سب حاضر غائب اس واقعہ جانگداز سے آگاہ ہو جاویں بلکہ ابتداء

البكاء والحزن المستمر وتذكر تلك الوقائع الهائلة

اس رنج والم کا اور مذکور ہونا ان مصائب دردناک کا

في أمته إلى يوم القيامة فقد بلغت نهاية الشهرة

۲۰۰

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں تا قیامت ثمرہ اسی ظاہری شہادت کا ہے سو یہ سر کا شہرہ ہوگیا اس شہادت کا

فی الملاء الاعلی والاسفل والغیب والشہادۃ والجن والانس

عالم بالا اور عالم خاک مین اور عالم غیب اور عالم شہادت مین اور جن اور آدمیون مین

والناطق والصامت اذا تمہدت ہذہ المقدمۃ فلنذکر

اور گویا اور خاموش مین ف جب تمہید اس مقدمہ کی ہو چکی تو ہمکو لازم ہوا ذکر کرنا اُسکا

ما یتعلق بہذا الباب مع الاشارۃ الی ما مہدنا من المقدمۃ

جو علاقہ رکھتا ہے اس باب سے مع اشارہ اُن مضامین کے کہ جنکا تمہید مین مذکور ہو چکا

فنقول اما کون السبطین ابنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سو ہم کہتے ہین کہ ہونا دونون صاحبزادون کا بیٹے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

وسلم فلہ وجہان الاول ان ابن البنت لہ حکم الابن ولہذا

اس دعوی کی دو دلیلین ہین اول یہ کہ نواسہ بجائے بیٹے کے ہوتا ہے اور اسی جہت سے

یعد عیسی علیہ السلام فی بنی اسرائیل والثانی التنبیہ فقد

عیسی علیہ السلام بنی اسرائیل کہلاتے ف ۲ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت نے دونونکو بیٹے

ثبت بطرق متعددۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہما

ف چنانچہ بہت روایتون سے ثابت ہوا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دونون ف

ابنای وروی احمد فی مسندہ عن ابی اسحق السبیعی عن

میرے بیٹے ہین اور روایت کی احمد نے اپنی کتاب مسند مین ابو اسحق سبیعی سے ف اُسنے

ہانی ابن ہانی عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ

ہانی بن ہانی سے اُسنے امیر المومنین علی مرتضے کرم اللہ وجہہ سے

قال لما ولد الحسن رضی اللہ تعالی عنہ جاء رسول اللہ

کہ جب پیدا ہوئے امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لائے جناب رسالتمآب

صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارونی ابنی ما سمیتموہ قلت

صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تمنے مین نے عرض کیا

ف ۱ ناطق یعنی گویا ... خاموش سے ... اور ... والنسل ...
ف ۲ ... ان دو دلیلون ... آگاہ ہونا ... حسین علیہ السلام ...
ف ۳ ... سلالہ ...
ف ۴ تو اسطرح جناب حسنین ہوا سطہ مان کے ابن رسول اللہ صلعم ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالی
ف ۵ مسند ... شہادتین ... حسنین علیہما السلام ۱۲
ف ۶ ... ابو اسحق عمرو بن عبد اللہ



سمّيته حرباً قال بل هو حسن فلما ولد الحسين قال أروني

نام رکھا ہی انکا میں نے حرب فرمایا بلکہ نام اسکا حسن ہے پھر جب پیدا ہوئے امام حسین علیہ السلام حضرت نے فرمایا کہ دکھلاؤ

ابني ما سمّيتموه قلت حرباً قال بل هو حسين فلما ولد الثالث

میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تم نے میں نے عرض کیا حرب فرمایا حضرت نے بلکہ اسکا نام حسین ہے پھر جب پیدا ہوئے تیسرے صاحبزادے

قال أروني ابني ما سمّيتموه قلت حرباً قال بل هو

حضرت نے فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کیا حرب فرمایا حضرت نے بلکہ اسکا نام

محسن ثم قال إني سمّيتهم بأسماء ولد هارون شبر

محسن ہے پھر حضرت نے ارشاد کیا کہ میں نے انکے نام رکھے ہیں اولاد ہارون علیہ السلام کے ناموں پر یعنی شبر

وشبير ومشبر وأخرجه الطبراني في الكبير والدارقطني

اور شبیر ف اور مشبر اور اسی کو روایت کیا طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں اور دار قطنی نے

في الأفراد والحاكم والبيهقي وابن عساكر كلهم عن علي

کتاب الافراد میں اور حاکم اور بیہقی اور ابن عساکر نے سب نے حضرت علی

كرم الله وجهه وأخرج البغوي والطبراني عن سلمان

کرم اللہ وجہہ سے اور روایت کیا محی السنہ بغوی اور طبرانی نے ایسے ہی مطلب کو سلمان فارسی

رضي الله تعالى عنه مثله وفي القاموس شبر كبقم وشبير

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور قاموس میں ہے شبر بقم کے وزن پر اور شبیر

كقمير ومشبر كمحدث أبناء هارون عليه السلام وأما

قمیر کے وزن پر اور مشبر محدث کے وزن پر بیٹے ہیں ہارون علیہ السلام کے پس

كونهما مرآتين لملاحظته صلى الله عليه وسلم فمن

ہونا حسنین کا آئینہ واسطے پرتو جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے

وجهين الأول من جهة السيادة المطلقة فقد أخرج

دو دلیل سے ثابت ہے اول بجہت سیادت مطلقہ ف چنانچہ روایت کی

النسائي والروياني والضياء عن حذيفة وأبو يعلى عن

نسائی اور رویانی اور ضیاء مقدسی نے حذیفہ رض سے اور ابو یعلی نے

أبي سعيد وابن ماجة عن ابن عمر وابن عدي عن ابن

ابی سعید سے اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عمر سے اور ابن عدی نے عبد اللہ بن

مسعود وأبو نعيم عن علي والطبراني في الكبير عن عمر

مسعود سے اور روایت کی ابو نعیم نے علی مرتضی سے اور طبرانی نے معجم کبیر میں عمر فاروق رض سے

وجابر والبراء وأسامة بن زيد ومالك ابن الحويرث

اور جابر اور براء اور اسامہ بن زید اور مالک بن حویرث سے

والديلمي عن أنس وابن عساكر عن عائشة وابن عمر وابن

اور دیلمی نے انس سے اور روایت کی ابن عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ و عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن

عباس وأبي رمثة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

عباس اور ابی رمثہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة وزاد ابن

کہ حسن اور حسین سردار ہیں بہشتی جوانوں کے ف۱ اور ابن

ماجة وغيره وأبوهما خير منهما وعند الطبراني وأبوهما

ماجہ وغیرہ نے اتنی روایت زیادہ کی ہے کہ باپ ان دونوں کا بہتر ہے ان دونوں سے اور طبرانی نے یہ بڑھایا ہے کہ باپ ان دونوں کا

أفضل منهما وزاد الحاكم وابن حبان وغيرهما إلا ابني

اس سے فاضل تر ہے اور حاکم اور ابن حبان وغیرہ نے اتنی روایت اور بھی زیادہ کی ہے

الخالة عيسى ابن مريم ويحيى ابن زكريا ومن متفرعات

سوائے دو خالہ زاد بھائیوں کے یعنی عیسے بن مریم اور یحیی بن زکریا اور اس [illegible]

هذه المراتبة كون محبتهما محبته وبغضهما بغضه صلى الله

یہ اثر ہے کہ محبت حسنین بعینہ محبت رسول خدا ہوا اور عداوت انکی گویا حضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَقَعَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ عَسَاكِرَ وَغَيْرِهِ عَنِ

علیہ وآلہ دشمنی کی عداوت ہی چنانچہ روایت کی ابن عساکر وغیرہ نے عبد اللہ بن

ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي

عباس سے کہ حضرت نے فرمایا جسنے حسنین سے محبت رکھی تو اسنے مجھسے رکھی اور جسنے انکے عداوت رکھی مجھسے رکھی ف ۱

وَالثَّانِي مِنْ جِهَةِ مُشَابَهَةِ الصُّورَةِ فَإِنَّهُمَا كَانَا كَالصُّورَةِ

اور دوسری وجہ مشابہت ظاہری ہی گویا کہ حسنین حضرت کے دو تصویر تھے

لَهُ فِي الظَّاهِرِ أَيْضًا فَقَدْ أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ لَمْ يَكُنْ

ظاہر میں ف ۲ چنانچہ روایت کی بخاری نے انس رض سے کہ نہ تھا

أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

کوئی مشابہ تر ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن بن علی سے

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ أَيْضًا كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ

علیہما السلام سے اور حسین ابن علی کی نسبت بھی کہا کہ سب سے زیادہ مشابہ تھے ساتھ رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ مُفَصَّلًا التِّرْمِذِيُّ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ف ۳ اور اس حدیث کو ترمذی نے مفصل

عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ وَصَحَّحَهُ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللهِ

جناب امیر کرم اللہ وجہہ سے بہت صحیح نقل کیا ہے کہ حضرت امیر نے فرمایا کہ حسن بہت مشابہ ہیں حضرت رسول

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ

صلے اللہ علیہ وسلم کے چھاتی سے سر تک اور حسین

أَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ

بہت مشابہ ہیں حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سینے سے قدم تک

وَأَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْحَسَنَ

اور روایت کی ترمذی نے کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے الحسن کو اٹھا لیا

ف ۱ اور چونکہ دوستی رسول کی بعینہ دوستی خدا کی ہے اور دشمنی رسول کی دشمنی خدا کی ہے پس حسنین کی محبت محبت خدا ہے اور بغض حسنین بغض خدا ہے ۱۲ تحریر الشہادتین

ف ۲ یعنی جیسا اخلاق میں حسنین مشابہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے ویسا ہی ظاہر صورت میں بھی مشابہت رکھتے تھے ۱۲ تحریر

ف ۳ یعنی شکل اور صورت میں ۱۲ تحریر الشہادتین

ف ۴ ... رضی اللہ تعالے عنہ دونوں ... ف ۴ ... تفصیل کی حدیث ... ظاہری ... تحریر الشہادتین

والحسين فقال من احبني واحب هذين واباهما وامهما

اور فرمایا کہ جو مجھکو دوست رکھیگا اور ان دونوں کو دوست رکھیگا اور انکے ماں باپ کو

كان معي في درجتي يوم القيمة وقال هذا حديث منكر

دوست رکھیگا تو وہ شخص میرے ساتھ ہوگا روز قیامت میں اور کہا یہ حدیث منکر ہے ف

وقال جعفر بن محمد عن ابيه قال حج الحسن خمس عشرة

اور روایت کی امام جعفر صادق رض نے اپنے باپ امام محمد باقر سے کہ امام حسن علیہ السلام نے پندرہ

حجة ماشيا وان النجائب تقاد بين يديه وخرج من ماله

حج پیادہ کئے اور آپ کے اونٹ کوتل آگے آگے چلے جاتے تھے ف۲ اور دوبار تمام مال و اسباب

لله مرتين وقاسم لله ماله ثلث مرات حتى انه كان يعطي

خدا کی راہ میں دے ڈالا اور تین بار آدھا آدھا مال راہ خدا میں تقسیم کیا یہانتک کہ ایک دے ڈالا

نعلا ويمسك نعلا ويعطي خفا ويمسك خفا وكان وفاته

جوتہ اور ایک رکھا اور ایک موزہ دیا اور ایک رکھا ف۳ اور وفات ہوئی امام

رضي الله تعالى عنه سنة تسع واربعين على

رضی الله تعالے عنہ کی سنہ انچاس ہجری میں

ارجح الاقوال في اول ربيع الاول وفي اخر صفر وهو

بروایت قوی اول ربیع الاول کو یا آخر صفر میں اور یہی

المشهور وسبب موته ان زوجته جعدة بنت الاشعث

مشہور ہے ف اور سبب وفات جناب امام حسن علیہ السلام کا یہ ہوا کہ آپکی جورو جعدہ بنت اشعث

بن قيس سمته باغواء يزيد بن معاوية وكان يزيد ضمن

بن قیس نے زہر دیا آپ کو باغوا یزید شقی ابن معاویہ کے اور یزید نے

لها ان يتزوجها ففعلت فمرض الحسن رضي الله تعالى

اس بات پر اسکے ساتھ نکاح کا وعدہ کیا تھا جعدہ نے ویسا ہی کیا ف۵ تو بیمار رہے حسن رضی الله تعالے

ستہ رحمہ اللہ تعالی

عنه اربعين يوما ثم مات فبعثت جعدة الى يزيد

عنہ چالیس روز بعد انتقال فرمایا بعد انتقال جعدہ نے یزید پلید کو

تسأله الوفاء بما وعدها فقال انا لم نرضك للحسن افنرضاك

پیغام بھیجا کہ اپنا وعدہ پورا کیجیے تو یزید نے جواب دیا کہ ہم تو راضی نہ تھے تو حسن کے پاس ہے بھلا اپنی جان کے واسطے

لانفسنا فصارت ممن خسر الدنيا والاخرة ذلك هو

ہم کب راضی ہونگے سو ہوگئی وہ کمبخت ان لوگوں سے جنہوں نے دین و دنیا دونوں برباد کئے اور یہ

الخسران المبين وكان مرضه الاسهال الكبدى وتقطع

نقصان ہے صریح اور آپ کی بیماری یہ تھی جگر اور انتڑیاں ٹکڑے ٹکڑے ہوکر دستوں میں

الامعاء ولما حضرته الوفات جاء الحسين رضى الله تعالى

نکلتی تھیں اور جب آپ کی وفات ہونے لگی تو جناب امام حسین رضی اللہ تعالی

عنه فقال اى اخى من صاحبك قال تريد قتله قال نعم

عنہ نے آکے پوچھا کہ اے بھائی میرے تیرے پاس کون تھا جسنے یہ حرکت کی ف١ امام حسن نے فرمایا کہ تم اسکو مارا چاہتے ہو

قال لئن كان صاحبى الذى اظن فالله اشد له نقمة وان

امام حسن نے فرمایا کہ اگر وہی ہے قاتل میرا جو میرے گمان میں ہے تو اللہ بڑا سخت بدلا لینے والا ہے ف٣ اور اگر وہ قاتل

لم يكنه ما احب ان تقتل لى بريئا ثم قال لقد سقيت السم

نہیں جسپر میرا گمان ہے تو میں نہیں چاہتا کہ تم بے گناہ کو مارو میرے واسطے بعد اسکے امام حسن نے فرمایا کہ مجھکو کتنی بار زہر

مرارا وما سقيت مرة اشد من هذه وكان عمره الشريف

پلایا ہے پر ایسا سخت کبھی نہیں پلایا ف اور تھی عمر شریف آپ کی

خمسة واربعين سنة وستة اشهر الا اياما وقد ولد

ساڑھے پینتالیس برس کی کچھ دن کم اور آپ پیدا ہوئے

للنصف من شعبان سنة ثلث من الهجرة على الصحيح

پندرھویں شعبان سنہ تین ہجری میں بموجب روایت صحیح کے

ف١ یعنی آپکو زہر کسنے پلایا ١٢ تحریر الشہادتین

ف٢ یعنی میں ماروں گا منہ رحمہ اللہ تعالی

ف٣ یعنی خدا تو منتقم حقیقی ہے کفایت کرتا ہے تمھارے مارنے کی کچھ حاجت نہیں

شعر واہ کیا ظلم ہے اپنا تو جگر ٹکڑے ہوا پھر بھی ایذا سے

١٣

[illegible]

وقيل في رمضان هذا ما يتعلق بالشهادة السرية التي

اور بعض روایت میں آیا ہے کہ رمضان میں پیدا ہوئے ف یہ ماہ شہادت مخفی کا تھا جو

اختص بها السبط الاكبر واما الشهادة الجهرية التي

بڑے صاحبزادے کو مخصوص ہوئی پر شہادت ظاہری جو

اختص بها السبط الاصغر فهي من اكبر الوقائع

مخصوص ہوئی چھوٹے صاحبزادے کو سو وہ بڑا قصہ

المشهورة وسبب شهرتها كونها جهرية وسببها انه

مشہور ہے اور شہرت کا سبب یہ ہے کہ اسکا نام ہے شہادت ظاہری اور سبب شہادت کا یہ ہوا

لما تملك يزيد وتسلطن وذلك في رجب سنة ستين

کہ جب یزید پلید مالک اور بادشاہ بنا ماہ رجب سنہ ساٹھ ہجری میں

بدمشق كتب الى الاقاليم لاخذ البيعة له وكتب الى

شہر دمشق میں تو اسنے نامے لکھے سب ملکوں میں بیعت لینے کے واسطے اور لکھا

عامله بالمدينة الوليد بن عقبة ان ياخذ البيعة من

عامل کو جو مدینے میں تھا یعنے ولید بن عقبہ کہ بیعت لیوے

الحسين عليه السلام فامتنع الحسين عليه السلام

حسین علیہ السلام سے سو انکار کیا حسین علیہ السلام نے

من بيعته لانه كان فاسقا مدمنا للخمر ظالما وخرج

اسکی بیعت سے اسواسطے کہ تھا یزید مرد فاسق شرابی ظالم ف ۲ اور نکل گیا

الحسين الى مكة لاربع خلون من شعبان فدخلها

امام حسین علیہ السلام مکے کی طرف چوتھی تاریخ شعبان کی پس مکے میں پہونچے

واقام بها ولما وصل الخبر الى اهل كوفة اتفق منهم جمع

اور وہاں ٹھہرے اور جب یہ خبر کوفے والوں کو پہونچی تو ایکا کیا انمیں سے بہت لوگوں نے

ف ۲ ... امر الٰہی اور اجتناب منہیات اور بدعات کو شعار اپنا کرے اور ... طریقہ ... اور ائمہ فاسقون اور فاجرون سے ایسا ہی بیزار ہونگے جیسے یزید پلید سے ۱۲

كثيرة وكتبوا الى الحسين عليه السلام يدعونه اليهم و

اور لکھا جناب امام حسین علیہ السلام کو کہ آپ اپنے ہمارے

يبذلون له بالقيام بين يديه بانفسهم واموالهم

پاس تشریف لائیں ہم مدد کو جان اور مال سے حاضر ہیں

وبالغوا في ذلك وتتابعت اليه نحو مائة وخمسين كتابا

اور بیعت میں مبالغہ کیا اور تار رسید ہا خطوں کا آپ کی طرف قریب ڈیڑھ سو خط کے

من كل طائفة وجماعة فسير اليهم ابن عمه مسلم بن

ہر ایک فرقہ اور گروہ کی طرف سے پھر روانہ کیا امام نے انکی طرف چچازاد بھائی مسلم بن

عقيل وحثهم على نصرته وحمايته فلما وصل مسلم

عقیل کو اور انکو تاکید کی مسلم کی مدد اور حمایت پر پھر جب پہونچے مسلم

الكوفة نزل في دار المختار ابن عبيد وبايع الحسين عليه

کوفے میں اور ٹھیرے گھر میں مختار بن عبید کے اور بیعت کی امام حسین کی

يديه خلق كثير اكثر من اثني عشر الفا فاطلع على ذلك

مسلم کے ہاتھ پر بہت خلق نے زیادہ بارہ ہزار آدمیوں سے ف پھر اسکی خبر ہوئی

النعمان بن بشير وقال الى الكوفة من جانب يزيد وكان

نعمان بن بشیر کو جو کوفے میں حاکم تھے یزید کی طرف سے اور تھے

صحابيا فهدد الناس على ذلك لكن اكتفى بمجرد التهديد

وہ صحابی سو دھمکایا لوگوں کو اس بیعت سے لیکن فقط دھمکی پر ٹالا

ولم يتعرض لاحد فكتب مسلم بن يزيد الحضرمي وعمارة

اور کسی کا تعرض نہ کیا ف تو لکھا مسلم بن یزید حضرمی اور عمارہ

بن الوليد بن عقبة الى يزيد يخبره عن امر مسلم وميل

بن ولید بن عقبہ نے یزید کو خبر مسلم کے حال کی اور رجوع

ف ۱ ... جناب مسلم علیہ السلام ...

ف اور ایک روایت میں اٹھارہ ہزار اور ایک روایت میں تیس ہزار اور ایک روایت میں ...

ف ۲ ...

اَھلُ الکُوفَۃِ اِلَیہِ وَتَغَافَلَ النُّعمَانُ بنُ بَشِیرٍ عَنہُ فَعَزَلَ

اہل کوفہ کی اسکی طرف اور غفلت کرنا نعمان بن بشیر سو معزول کیا

یَزِیدُ النُّعمَانَ وَوَلّٰی مَکَانَہٗ عُبَیدَ اللّٰہِ بنَ زِیَادٍ وَکَانَ وَالِیًا

یزید نے نعمان کو اور انکی جگہ کوفے کا حاکم کیا عبید اللہ ف بن زیاد کو اور وہ پہلے حاکم تھا

عَلَی البَصرَۃِ فَتَوَجَّہَ عُبَیدُ اللّٰہِ بنُ زِیَادٍ مِنَ البَصرَۃِ اِلَی الکُوفَۃِ

بصرے کا پھر چلا عبید اللہ بن زیاد بصرے سے کوفے کو

وَدَخَلَھَا لَیلًا مِن جِھَۃِ البَادِیَۃِ فِی لِبَاسِ اَھلِ الحِجَازِ وَاَوھَمَ

اور پہونچا وہان رات کو جنگل کی طرف سے حجازیوں کے لباس مین اور دھوکا دیکر

اَنَّہُ الحُسَینُ عَلَیہِ السَّلَامُ فَاستَقبَلَہُ النَّاسُ فِی ظُلمَۃِ اللَّیلِ

آپ کو حسین علیہ السلام بتایا سو پیشوائی کی لوگون نے اندھیری رات مین

15 وَسَلَّمُوا عَلَیہِ وَمَشَوا بَینَ یَدَیہِ وَقَالُوا مَرحَبًا بِکَ یَا ابنَ

اور سلام کیا انکو اور چلے آگے آگے اسکے اور کہتے تھے خوب آئے آپ اے فرزند

رَسُولِ اللّٰہِ قَدِمتَ خَیرَ مَقدَمٍ فَسَکَتَ حَتّٰی دَخَلَ دَارَ الاِمَارَۃِ فَلَمَّا

رسول اللہ آنا تمہارا مبارک ہو سو چپکا رہا ان بیان کو پہونچ گیا حاکم نشین مکان مین پھر جب

اَصبَحَ جَمَعَ النَّاسَ وَقَعَدَ عَلَیھِم مَنشُورَ الاِیَالَۃِ وَھَدَّدَھُم

صبح ہوگئی تو جمع کیا ابن زیاد نے لوگون کو اور پڑھے روبرو انکے اپنی حکومت کی سند اور بہت دھمکایا

وَحَذَّرَھُم عَن مُخَالَفَۃِ یَزِیدَ وَفَرَّقَ جَمَاعَۃَ مُسلِمِ بنِ عَقِیلٍ

اور ڈرایا انکو یزید کی مخالفت سے اور پھوٹ ڈال دی جماعت مسلم بن عقیل مین

بِالحِیلَۃِ وَالتَّدبِیرِ وَاختَفٰی مُسلِمٌ فِی دَارِ ھَانِیِٔ بنِ عُروَۃَ

حیلے اور تدبیر سے ف اور چھپ رہے مسلم گھر مین ہانی بن عروہ کے

فَاَرسَلَ عُبَیدُ اللّٰہِ مُحَمَّدَ بنَ الاَشعَثِ مَعَ فَوجٍ اِلَی الدَّارِ

پھر بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے محمد بن اشعث کو تھوڑی سی فوج کے ساتھ ہانی کے گھر

فَأَتَوْا بِهَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ فَحَبَسَهُ وَحَبَسَ جَمِيعَ رُؤَسَاءِ الْكُوفَةِ

سو وہ پکڑ لائے ہانی بن عروہ کو پھر اسکو قید کیا اور قید کیا سب رئیسوں کوفے کو

عِنْدَهُ فِي الْقَصْرِ وَأَتَى الْخَبَرُ مُسْلِمًا فَنَادَى شِعَارَهُ فَاجْتَمَعَ

اپنے پاس ایک محل میں اور جب مسلم کو یہ خبر پہنچی تو پکارا مسلم نے اپنے گروہ کو سو جمع ہوگئے

مَعَهُ أَرْبَعُونَ أَلْفًا وَأَحَاطُوا حَوْلَ الْقَصْرِ فَأَمَرَ عُبَيْدُ اللهِ

انکے ساتھ چالیس ہزار اور گھیر لیا انھوں نے اس محل کو پھر حکم کیا عبید اللہ بن زیاد نے

الْأُسَارَى مِنْ رُؤَسَاءِ الْكُوفَةِ أَنْ يُكَلِّمُوا عَشَائِرَهُمْ

قیدی رئیسوں کوفے کو تا سمجھا دیں اپنے لوگوں کو

وَيَرُدُّوهُمْ عَنْ رِفَاقَةِ مُسْلِمٍ فَكَلَّمُوهُمْ فَتَفَرَّقُوا كُلُّهُمْ

اور پھیر دیں انکو رفاقت سے مسلم کی چنانچہ انکے سمجھانے سے تتر بتر ہوگئے سب لوگ

وَأَمْسَى مُسْلِمٌ فِي خَمْسِمِائَةٍ فَلَمَّا اخْتَلَطَ الظَّلَامُ ذَهَبَ

اور شام تک ساتھ رہ گئے مسلم کے فقط پانسو آدمی جب اندھیرا ہوا تو چمپت ہوگئے

أُولَئِكَ أَيْضًا وَبَقِيَ مُسْلِمٌ وَحْدَهُ فَتَرَدَّدَ فِي الطَّرِيقِ فَأَتَى

وہ بھی اور مسلم اکیلا رہ گئے ف۱ تو متردد ہوئے راہ میں ف۲ پھر پہونچے

مَنْزِلَ امْرَأَةٍ فَاسْتَسْقَاهَا فَسَقَتْهُ وَأَدْخَلَتْهُ فِي مَنْزِلِهَا

ایک عورت کے گھر پر ف۳ اس سے پانی مانگا سو اس نیکبخت نے پانی پلایا اور چھپا رکھا مسلم کو اپنے گھر میں

وَكَانَ ابْنُهَا مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ فَانْطَلَقَ فَأَخْبَرَ مُحَمَّدًا

اور تھا بیٹا اس عورت کا چیلہ محمد بن اشعث کا اسنے جاکر اپنے میاں کو خبر دی

وَأَخْبَرَ مُحَمَّدٌ عُبَيْدَ اللهِ فَبَعَثَ عُبَيْدُ اللهِ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ

اور اسنے عبید اللہ بن زیاد سے یہ حال کہا پھر بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے عمرو بن حریث

صَاحِبَ الشُّرَطِ وَمُحَمَّدَ بْنَ الْأَشْعَثِ فَأَحَاطَا بِالدَّارِ فَخَرَجَ

کوتوال کو اور محمد بن اشعث کو سو انھوں نے جاکر گھیر لیا گھر کو تو نکلے

ف۱ منقول ہے کہ جب حضرت مسلم کوفے کی مسجد میں پہنچے نماز مغرب کی پانسو آدمی تھے آپکے ساتھ جب سلام پھیرا ایک بھی نہ تھا ایسی جلدی بھاگ گئے ۱۲ تحریر

ف۲ [illegible]

ف۳ [illegible]

مسلم بسيفه يقاتلهم فاتاه محمد بن الاشعث الامان

مسلم ف تلوار لیکر اور لڑنے لگے پھر دی مسلم کو محمد بن اشعث نے امان

فجاء به الى عبيد الله فضرب عنقه والقى جثته الى الناس

اور لے گیا پاس عبید اللہ بن زیاد کے سو اس نے گردن مارا مسلم کو اور انکی لاش ڈلوادی لوگوں کے روبرو

وصلب هانيا وكان ذلك لثلث خلون من ذي الحجة

اور سولی دے دیا ہانی کو اور یہ واقعہ تھا تیسری تاریخ ذی الحجہ

سنة ستين من الهجرة وقتل عبيد الله محمدا وابراهيم

سنہ ساٹھ ہجری میں اور شہید کیا ابن زیاد نے محمد اور ابراہیم

ابني مسلم ايضا معه وفي ذلك اليوم خرج الحسين عليه

دونوں بیٹوں کو مسلم کو ساتھ انکے اور جس دن مسلم شہید ہوئے اسی دن چلے جناب حسین علیہ

السلام من مكة الى الكوفة وقيل كان خروجه يوم

السلام مکے سے کوفے کی طرف ف اور بعضوں نے کہا ہے کہ روانہ ہوئے آٹھویں

التروية وكان سبب خروجه ان مسلم بن عقيل كان

ذی الحجہ کو اور سبب روانگی کا یہ تھا کہ مسلم بن عقیل نے بتاکید

قد كتب اليه يلتمس قدومه ولما تجهز بالخروج منعه

لکھا تھا کہ یہاں تشریف لائیے ف اور جب آپنے تیاری کی چلنے کی منع کیا انکو

عن ذلك ابن عباس وابن عمر وجابر وابو سعيد الخدري

اس سفر سے عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور جابر اور ابو سعید خدری

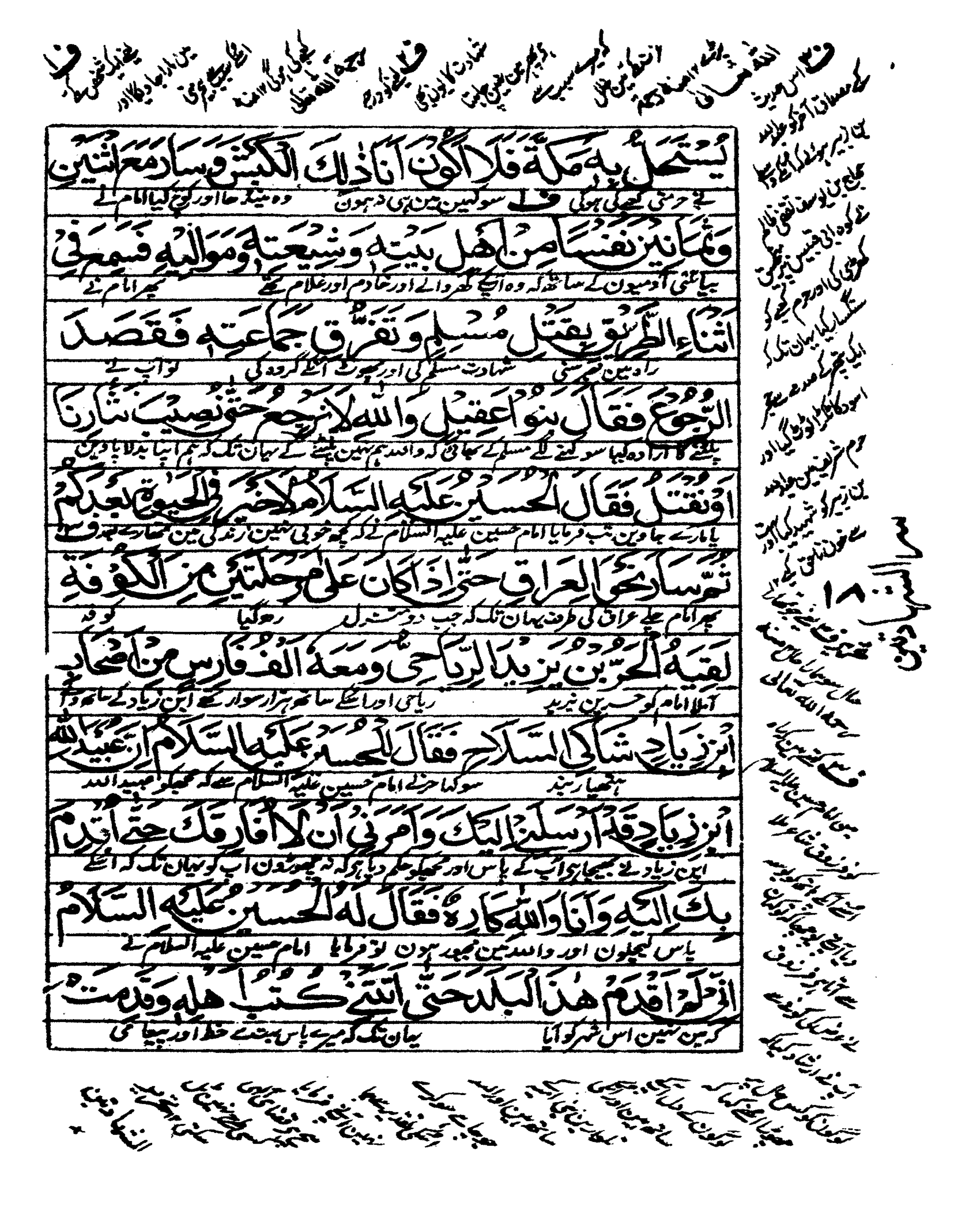
وابو واقد الليثي فلم يمتنع منهم وقال اني سمعت ابي

اور ابو واقد لیثی نے ف سو نہ مانا امام نے انکے منع کو اور فرمایا کہ سنا ہے میں نے اپنے والد علی مرتضی کو

يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان كبشا

کہ کہتے تھے کہ سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک مینڈھے کے سبب سے

ورنہ ایسے ایسے صحابی جلیل القدر آپ کی رفاقت سے کیا باز رہتے ۱۲ تحریر



يستحل به مكة فلا اكون انا ذلك الكبش وسار معه اثنين

نے حرمتی کعبے کی ہوئی سو لعین میں ہی نہ ہوں وہ مینڈھا اور کوچ کیا امام نے

وثمانين نفسا من اهل بيته وشيعته ومواليه فسمع في

بیاسی آدمیوں کے ساتھ کہ وہ آپکے گھر والے اور خادم اور غلام تھے پھر امام نے

اثناء الطريق بقتل مسلم وتفرق جماعته فقصد

راہ میں خبر سنی شہادت مسلم کی اور پھوٹ انکے گروہ کی تو آپ نے

الرجوع فقال بنو عقيل والله لا نرجع حتى نصيب ثارنا

پلٹنے کا ارادہ کیا سو کہنے لگے مسلم کے بھائی کہ واللہ ہم نہیں پلٹنے کے یہاں تک کہ ہم اپنا بدلا پاویں

او نقتل فقال الحسين عليه السلام لا خير في الحيوة بعدكم

یا مارے جاویں تب فرمایا امام حسین علیہ السلام نے کہ کچھ خوبی نہیں زندگی میں تمہارے بعد

ثم سار نحو العراق حتى اذا كان على مرحلتين من الكوفة

پھر امام چلے عراق کی طرف یہاں تک کہ جب دو منزل رہ گیا کوفہ

لقيه الحر بن يزيد الرياحي ومعه الف فارس من اصحاب

آملا امام کو حر بن یزید ریاحی اور اسکے ساتھ ہزار سوار تھے ابن زیاد کے ساتھ والے

ابن زياد شاكي السلاح فقال الحسين عليه السلام ان عبيد الله

ہتھیار بند سو کہا حر نے امام حسین علیہ السلام سے کہ مجھکو عبید اللہ

ابن زياد قد ارسلني اليك وامرني ان لا افارقك حتى اقدم

ابن زیاد نے بھیجا ہے آپ کے پاس اور مجھکو حکم دیا ہے کہ نہ چھوڑوں آپ کو یہاں تک کہ لے

بك اليه وانا والله كاره فقال له الحسين عليه السلام

پاس لیچلوں اور واللہ میں مجبور ہوں تو فرمایا امام حسین علیہ السلام نے

اني لم اقدم هذا البلد حتى اتتني كتب اهله وقدمت

کہ میں نہیں اس شہر کو آیا یہاں تک کہ میرے پاس بھیجے خط اور بھیجا گئی

علىٰ رسلهم وانتم من اهل الكوفة فان دمتم على بيعتكم

اس شہر کے پہونچے اور تم کوفہ کے رہنے والے ہو سو اگر تم قائم رہو اپنی بیعت اور اقرار پر

دخلت مصركم والا انصرفت فقال له الحر والله ما اعلم

تو میں چلوں تمہارے شہر میں اور نہیں تو پلٹ جاوں حر نے کہا واللہ مجکو خبر نہیں

هٰذه الكتب ولا الرسل ولا يمكنني الرجوع الى الكوفة

ان خطوں کی اور ایلچیوں کی اور میں پلٹ بھی نہیں سکتا کوفے کیطرف

فلا افارقك او اقدم بك اليه وطال الكلام بينهما

سو میں آپکا اب نہیں چھوڑنے کا یہاں تک کہ آپکو اسکے پاس لیجاوں ف اور بہت سی گفتگو درمیان میں ہوئی

فانحرف الحسين عن طريق الكوفة ونزل بكربلاء

تو مڑے امام حسین ع کوفے کی راہ سے اور کربلا میں جا کر اترے

١٥ في اليوم الثاني من المحرم سنة احدى وستين ولما

دوسری تاریخ محرم سنہ اکسٹھ ہجری میں اور جب

نزل بها سأل عن اسمها فقيل هذا الموضع يقال له كربلاء

وہاں اترے پوچھا اس جگہ کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا اسکو کربلا کہتے ہیں

فقال هذا موضع كرب وبلاء فنزل القوم وحطوا الاثقال

فرمایا یہ جگہ ہے رنج اور بلا کی پھر اترے سب لوگ اور اتار رکھے بوجھ

ونزل الحر وجيشه قبالة الحسين عليه السلام ارض

اور اترا حر مع اپنے لشکر روبرو امام حسین علیہ السلام کے زمین

كربلاء ثم كتب ابن زياد كتابا الى الحسين عليه السلام

کربلا پر ف پھر لکھ بھیجا ابن زیاد نے ایک خط امام حسین علیہ السلام کو

يطالبه الى بيعة يزيد فلما ورد الكتاب على الحسين

کہ بیعت کریجیے یزید کی پھر جب خط پہونچا امام حسین علیہ السلام کے پاس

فقرأه والقاه وقال عليه السلام للرسول ما له عندي جواب

اور آپ نے اسے پڑھا ہاتھ سے ڈال دیا اور فرمایا امام حسین علیہ السلام نے ایلچی سے کہ اسکا جواب میرے پاس کچھ نہیں ہے

فرجع الرسول الى ابن زياد فاشتد غضبه وجمع الناس

سو پھر گیا ایلچی ابن زیاد پاس تو یہ جواب سنکر بھڑک اٹھا غصہ ابن زیاد کا اور لوگوں کو جمع کیا

وجهز العساكر وجعل مقدمها عمر ابن سعد وكان واليا

اور فوجیں تیار کیں اور انکا پیش سالار بنایا عمر ابن سعد کو اور تھا عمر بن سعد

على الري فاستعفى من خروجه الى قتال الحسين فقال

ملک رے کا حاکم سو اسنے پہلو تہی کی امام کیطرف جانے سے واسطے لڑائی کے تو کہا

له ابن زياد اما ان تخرج واما ان تترك ولاية الري

ابن زیاد نے یا تو لڑنے کو جا یا چھوڑ دے حکومت رے کی

وتقعد في بيتك فاختار ولاية الري وطلع الى قتال الحسين

اور بیٹھ رہ گھر مین اپنے سو اسنے حکومت رے کی اختیار کی اور امام حسین علیہ السلام سے لڑنے گیا

بالعسكر فما زال ابن زياد يجهز مقدما ومعه طائفة من

فوج لیکر سو ابن زیاد بدستور بھیجتا گیا ایک ایک سردار اور اسکے ساتھ گروہ

الناس الى ان اجتمع عند عمر بن سعد اثنان وعشرون

لوگ یہان تک کہ جمع ہوگئے عمر بن سعد کے پاس بائیس

الفا ما بين فارس وراجل فنزلوا بشاطئ الفرات وحالوا

ہزار سوار اور پیادے اور اترے کنارے دریائے فرات کے اور حائل ہوگئے

بين الماء وبين الحسين عليه السلام واصحابه وكان اكثر

پانی مین اور امام حسین علیہ السلام سے اور اکثر

من خرج معه لقتال الحسين عليه السلام هم الذين كاتبوا

عمر سعد کے ہمراہ امام حسین علیہ السلام سے لڑنے کو وہی آئے تھے جن لوگوں نے ایکو خط لکھے تھے

ذکر ... فرات کے کنارے ڈیرہ کیا اور امام حسین کے لوگوں کو پانی پینے سے مانع ہوا یہانتک کہ پیاس اہلبیت پر عرصہ زندگی کا تنگ ہوا اور اسوقت یزید بھائی امام حسین علیہ السلام سے اجازت لیکر عمر ابن سعد ...

وبايعوا الحسين عليه السلام فلما تيقن ان القوم مقاتلوه

اور بیعت کی تھی ف پھر جب امام کو یقین ہو گیا کہ لوگ آپ سے لڑیں گے

امر اصحابه فاحتفروا حفيرة شبيهة بالخندق حول العسكر

حکم دیا اپنے یاروں کو تو انھوں نے کھودا ایک گڑھا مثل خندق کے گرد لشکر کے

وجعلوها جهة واحدة يكون القتال منها وركب عسكر

اور اسکا صرف ایک دروازہ رکھا کہ اس سے لڑائی ہو ف اور سوار ہوا لشکر

ابن سعد واحدقوا بالحسين وزحفوا وقتلوا ولم يزل

ابن سعد کا اور گھیر لیا گرد امام حسین علیہ السلام کے اور لڑنے لگے اور قتل کیا

يقتل من اهل الحسين عليه السلام واصحابه واحد بعد

ف اور شہید ہونے لگے امام حسین علیہ السلام کے گھر والے اور ساتھی ایک دوسرے کے بعد

واحد الى ان قتل منهم ما ينيف على خمسين رجلا فعند

یہاں تک کہ شہید ہو گئے انمیں زیادہ پچاس آدمیوں سے تو

ذلك صاح الحسين عليه السلام اما من مغيث يغيثنا

چلا اٹھے امام حسین علیہ السلام کہ کیا کوئی فریادرس بھی ہے کہ اللہ کے واسطے

لوجه الله اما من ذاب يذب عن حرم رسول الله صلى الله

ہماری فریاد کو پہونچے کوئی ہے بچانے والا کہ بچاوے حرم رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم فاذا بالحر بن يزيد الرياحي الذي تقدم ذكره

علیہ وسلم کو ف سو یہ سنکر ناگہاں حر بن یزید ریاحی جسکا ذکر آگے ہو چکا

قد اقبل على فرسه اليه وقال يا ابن رسول الله اني كنت اول

آگے بڑھ کے آیا اپنے گھوڑے پر سوار امام حسین علیہ السلام کے پاس ف اور کہنے لگا اے فرزند رسول اللہ میں پہلے

من خرج عليك وانا الان في حزبك فمرني ان اكون

نکلا تھا آپسے لڑنے کو اور اب میں اسوقت سے آپ کے گروہ میں آگیا سو مجکو اجازت دیجیے کہ میں

نکال کے امام کا جان نثار اور داخل شہداء کربلا ہو ... دفن

مقتولاً في نصرتك لعلي أنال شفاعة جدك غداً ثم كرّ

مارا جاؤں آپ کی مدد میں شاید اس جان نثاری سے تمہارے نانا کی شفاعت قیامت میں مجھکو نصیب ہو یہ کہکے حملہ کیا

على عسكر عمر بن سعد فلم يزل يقاتلهم حتى قُتل وقُتل

لشکر عمر بن سعد پر پھر خوب لڑتا رہا اس گروہ بیدین سے یہاں تک کہ وہ آپ شہید ہوا اور

معه أخوه وابنه ومولاه أيضاً فالتحم القتال حتى قُتل أصحاب

انکے ساتھ انکا بھائی اور بیٹا اور غلام سب شہید ہوئے پھر خوب لڑائی ہوئی یہاں تک کہ مارے گئے ہمراہی

الحسين عليه السلام بأسرهم وولده وإخوته وبنو عمه و

امام حسین علیہ السلام کے سب کے سب اور انکے صاحبزادے اور بھائی اور چچیرے بھائی اور

بقي وحده فبارز بنفسه وسيفه مصلت في يده فلم يزل

آپ تنہا رہ گئے پھر خود مقابل ہوئے اور کھنچی تلوار آپ کے ہاتھ میں تھی پھر خوب

يقاتل ويقتل من برز إليه حتى قتل منهم الكثير فأثخنته

لڑتے رہے اور جو صف سے نکلتا تھا اسکو آپ مار ڈالتے تھے یہاں تک کہ مارا انہیں سے بہت لوگوں کو پھر چور چور کر دیا

الجراحات والسهام تأتيه من كل جانب وأقبل الشمر

زخموں نے اور تیر برسنے لگے چاروں طرف سے اور سامنے آیا شمر

ذو الجوشن السكوني في كتيبته فحال بينه وبين رحله

ذوالجوشن سکونی اپنی فوج کے ساتھ سو حائل ہو گیا درمیان امام اور انکے اسباب کے

وحرمه فصاح الحسين عليه السلام ويحكم يا شيعة

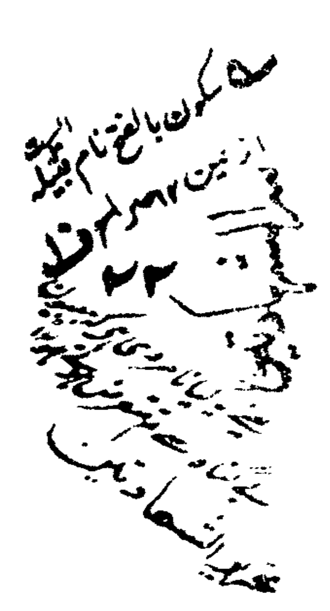
اہل بیت کے پھر پکارے امام حسین علیہ السلام کہ خرابی ہو تمہاری اے گروہ

الشيطان أنا الذي أقاتلكم فما لكم تتعرضون للحرم

شیطان کے میں ہی ہوں کہ لڑتا ہوں تم سے تم کو گھر والوں سے کیا کام

فإن النساء لم يقاتلنكم فقال الشمر لأصحابه كفوا عن النساء

بیبیاں تو تم سے نہیں لڑتیں فقط یہ سنکر شمر نے اپنے لوگوں سے کہا نہ جاؤ عورتوں کی طرف



وَاقْصِدُوا الرَّجُلَ فِي نَفْسِهِ فَمَالُوا بِالسِّهَامِ وَالرِّمَاحِ حَتَّى

اور اسی شخص کو سو وہ ظالم پھر پڑے امام پر تیر اور نیزے لیکر یہان تک کہ

سَقَطَ عَلَى الْأَرْضِ شَهِيدًا وَجَزَّ رَأْسَهُ نَصْرُ بْنُ خَرَشَةَ

گر پڑے آنحضرت زمین پر شہید ہو کر اور سر مبارک کو کاٹنے لگا نصر بن خرشہ

فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى قَطْعِ رَأْسِهِ فَنَزَلَ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيدَ فَقَطَعَ

سو نہ کاٹ سکا تب اترا خولی بن یزید تو اسنے کاٹا

رَأْسَهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَقَالَ الشِّمْرُ لِأَصْحَابِهِ وَيْلَكُمْ مَا تَنْتَظِرُوا

ف اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہا شمر ملعون نے اپنے ساتھیون کو کمبختون کیا راہ دیکھتے ہو

بِالرَّجُلِ وَقَدْ أَثْخَنَتْهُ الْجِرَاحَاتُ فَتَوَالَتْ عَلَيْهِ السِّهَامُ وَ

اب تو چور چور کیا ہی اس شخص کو زخمون نے پھر یہ سنتے ہی تار بندھ گیا امام حسین علیہ السلام پر تیر اور

الرِّمَاحُ حَتَّى وَصَلَ سَهْمٌ شَقِيٌّ مِنَ الْأَشْقِيَاءِ إِلَى حَنَكِهِ

نیزون کا یہان تک کہ پار ہو گیا ایک ظالم کا تیر تالو مبارک سے

فَسَقَطَ عَنِ الْفَرَسِ وَضَرَبَهُ شِمْرٌ عَلَى وَجْهِهِ فَادْرَكَهُ سِنَانُ

پھر گر پڑے آنحضرت گھوڑے سے اور اسی حال مین تلوار ماری شمر نے چہرہ مبارک پر پھر آپہنچا سنان

بْنُ أَنَسٍ النَّخَعِيُّ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ وَنَزَلَ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيدَ

ابن انس نخعی نے نیزہ مارا ف اور اترا خولی بن یزید

لِيَقْطَعَ رَأْسَهُ فَارْتَعَدَتْ يَدَاهُ فَنَزَلَ أَخُوهُ شِبْلُ بْنُ يَزِيدَ

سر کاٹنے کو سو کانپنے لگے اسکے ہاتھ پھر اترا اسکا بھائی شبل بن یزید

فَقَطَعَ رَأْسَهُ وَدَفَعَهُ إِلَى أَخِيهِ خَوْلِيِّ ثُمَّ دَخَلُوا عَلَى الْحَرَمِ

اسنے کاٹا سر مبارک کو اور حوالے کیا اپنے بھائی خولی کو بعد اسکے گھس پڑے اہل بیت کے خیمے مین

وَأَسَرُوا اثْنَيْ عَشَرَ غُلَامًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَمَنْ كَانَ مِنَ النِّسَاءِ

اور قید کر لیے بارہ لڑکے بنی ہاشم سے اور جتنی بی بیان تھین ف

[illegible]

وَاَمَرَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَشِمْرٌ نَفَرًا فَرَكِبُوْا خُيُوْلَهُمْ وَاَوْطَئُوا الْحُسَيْنَ

اور حکم کیا عمر بن سعد اور شمر ذی الجوشن نے لوگوں کو سو گھوڑوں پر چڑھ کے ان سنگدلوں نے روند ڈالا لاش امام حسین

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَرْسَلُوا الرَّأْسَ الْمُكَرَّمَ مَعَ بَشِيْرِ بْنِ

علیہ السلام کو **ف ٢** اور بھیجا سر مبارک بشیر ابن

مَالِكٍ وَخَوْلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ اِلَى ابْنِ زِيَادٍ وَاسْتُشْهِدَ مَعَ

مالک اور خولی بن یزید کے ساتھ ابن زیاد پاس **ف ٣** اور شہید ہوئے

الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ الْعَبَّاسُ وَعُثْمَانُ

امام حسین علیہ السلام کے ساتھ آپ کے اہل بیت میں سے **ف ٤** عباس اور عثمان

وَمُحَمَّدٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَجَعْفَرٌ بَنُوْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَالْقَاسِمُ

اور محمد اور عبد اللہ اور جعفر پانچ بیٹے حضرت علی بن ابی طالب کے اور قاسم

وَعَبْدُ اللّٰهِ وَعُمَرُ وَاَبُوْ بَكْرٍ بَنُو الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقُتِلَ مَعَهُ

اور عبد اللہ اور عمر اور ابو بکر چار بیٹے امام حسن علیہ السلام کے اور شہید ہوئے

اِبْنَاهُ عَلِيٌّ الْاَكْبَرُ فَاِنَّهُ قَاتَلَ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْهِ حَتّٰى قُتِلَ

دو بیٹے خود امام حسین علیہ السلام کے ایک تو علی اکبر کہ وہ اپنے باپ کے سامنے خوب لڑے یہاں تک کہ شہید ہوئے

شَهِيْدًا وَعَبْدُ اللّٰهِ قُتِلَ صَغِيْرًا بِكَرْبَلَاءَ جَاءَهُ سَهْمُ شَقِيٍّ

ف ٥ اور دوسرے عبد اللہ **ف ٦** بچے ہی مارے گئے کربلا میں اپنے باپ کی گود میں لگا ان کے تیر لگا ایک شقی کا

وَهُوَ فِيْ حِجْرِ اَبِيْهِ فَقَتَلَهُ وَقُتِلَ مَعَهُ مُحَمَّدٌ وَعَوْنٌ اِبْنَا عَبْدِ اللّٰهِ

سو شہید ہو گئے اور امام حسین کے ساتھ شہید ہوئے محمد اور عون دو بیٹے عبد اللہ

ابْنِ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَعْفَرٌ بَنُوْ عَقِيْلِ بْنِ

ابن جعفر طیار کے اور عبد اللہ اور عبد الرحمن اور جعفر تین بیٹے عقیل بن

اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَكَانَتْ شَهَادَتُهٗ يَوْمَ

ابی طالب کے **ف ٧** راضی ہو اللہ تعالی ان سب سے اور امام شہید ہوئے دسویں تاریخ

عاشوراء سنة احدى وستين من الهجرة وله يومئذ

محرم سنہ ۶۱ الکسٹھ ہجری میں ف۱ اور جب آپ کی عمر تھی

ستة وخمسون سنة وخمسة اشهر وخمسة ايام وامر

چھپن برس اور پانچ مہینے اور پانچ دن کی ف۲ اور

الشقي ابن زياد بالرأس المكرم فدير به في سكك

ابن زیاد بد نہاد کے حکم سے سر مبارک کو پھرایا کوفے کی گلیون مین

الكوفة ثم ارسله مع رؤس سائر الشهداء وسبايا

پھر بھیجدیا سر مبارک کو اور شہیدون کے سرون کے ساتھ اور

اهل البيت الى يزيد بن معاوية مع شمر ذي الجوشن

اہل بیت کے قیدیون کو یزید بن معاویہ پاس ساتھ شمر ذی الجوشن کے

وكان بدمشق ثم وجه ذرية الحسين عليه السلام

شہر دمشق مین پھر روانہ کیا یزید نے اہل بیت اور سر مبارک حسین علیہ السلام کو

ورأسه مع علي بن الحسين الى المدينة انا لله وانا اليه

ساتھ امام زین العابدین کے مدینے کی طرف ف۳ ہم سب اللہ ہی کے ہین اور ہم سب اسیکی طرف

راجعون واما اخبار النبي صلى الله عليه وآله وسلم

پھر جانا پر خبر دینا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم کا

بهذه الواقعة الهائلة من جهة الوحي بواسطة جبرئيل

اس واقعۂ ہولناک سے بواسطہ وحی لانے جبرئیل کے

وغيره من الملائكة فمشهور متواتر من ذلك ما اخرجه

وغیرہ فرشتون کے مشہور اور متواتر ہے از انجملہ وہ حدیث ہے کہ روایت کی

ابن سعد والطبراني عن عائشة رضي الله عنها ان النبي

ابن سعد نے اور طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ پیغمبر خدا

صلى الله عليه وسلم قال اخبرني جبرئيل ان ابني الحسين يقتل

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو خبر دی جبرئیل نے کہ میرا بیٹا حسین مارا جائیگا

بعدي بارض الطف وجاءني بهذه التربة فاخبرني انها

میرے بعد زمین طف مین ف۱ اور میرے پاس یہ مٹی لائے جبرئیل اور مجھے کہا کہ یہی انکے

مصرعه ومنه ما اخرجه ابوداؤد والحاكم عن ام الفضل

لیٹنے کی جگہ ہے ف۲ اور انھین مجملہ وہ حدیث ہے کہ روایت کی ابوداؤد نے اور حاکم نے ام فضل

بنت الحارث ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال اتاني

بنت حارث سے ف۳ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس آئے

جبرئيل فاخبرني ان امتي ستقتل ابني هذا يعني الحسين

جبرئیل علیہ السلام پھر مجھے خبر دی کہ میری امت قریب ہے کہ قتل کرے میرے اس بیٹے کو یعنے امام حسین علیہ السلام

واتاني بتربة من تربته حمراء واخرج احمد ان النبي صلى الله

اور مجھے دی تھوڑی سی مٹی اس زمین کی سرخ ف۴ اور روایت کی امام احمد بن حنبل نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ

عليه وآله وسلم قال لقد دخل علي البيت ملك لم يدخل

علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک میرے گھر مین آیا ایک فرشتہ کہ کبھی میرے پاس نہ آیا تھا

علي قبلها فقال لي ان ابنك هذا يعني حسينا مقتول وان

اس سے پہلے سو کہا مجھسے کہ آپ کا یہ بیٹا یعنے حسین علیہ السلام مارا جائیگا اور آپ

شئت اريتك من تربة الارض التي يقتل بها فاخرج تربة

چاہیے تو دکھاؤن آپ کو اس زمین کی مٹی جہان یہ مارا جائیگا پھر نکالی تھوڑی مٹی

حمراء واخرج البغوي في معجمه من حديث انس رضي الله تعالى

سرخ اور روایت کی امام محی السنۃ بغوی نے اپنی معجم مین ف۵ حضرت انس رضی اللہ تعالے

عنه قال استاذن ملك المطر ربه ان يزور النبي صلى الله

عنہ کی حدیثون مین کہ کہا انس نے اذن مانگا مینھ کے موکل فرشتے نے اپنے پروردگار سے اس بات کا کہ زیارت کرے رسول خدا

ف۱ طف نام ہے ایک مقام کا کوفے کے پاس ۱۲ ق کہ اب اسکا نام کربلا مشہور ہے ۱۲

ف۲ یعنے جہان شہید ہونگے اور انکے مرقد ہونگے وہین کی یہ مٹی ہے ۱۲ تحریر

ف۳ یعنے عبد اللہ بن عباس کی والدہ [illegible] بنت [illegible]

ف۴ [illegible] زمین مقتل حسین علیہ السلام سرخ ہے ۱۲

ف۵ [illegible] اس کتاب کا [illegible] ابو محمد حسین بن مسعود [illegible] البغوی [illegible]

علیہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

علیہ واٰلہ وسلم کو سو اسکو اجازت ہوئی اور اسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم

فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ احْفَظِي عَلَيْنَا الْبَابَ

حضرت ام سلمہ رضہ کے گھر مین تھے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ام سلمہ رضہ دروازے سے خبردار رہو

لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ فَبَيْنَا هِيَ عَلَى الْبَابِ إِذْ دَخَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ

کوئی آنے نہ پاوے پھر اسی اثنا مین کہ دروازے پر نگہبان تھین یکایک اگر امام حسین علیہ

السَّلَامُ فَاقْتَحَمَ فَوَثَبَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

السلام بزور اندر چلے گئے پھر کودنے لگے رسول خدا صلے اللہ علیہ واٰلہ

وَسَلَّمَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَلْثِمُهُ

وسلم پر سو رسول خدا صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم انکو گود مین لے کے

وَيُقَبِّلُهُ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ أَتُحِبُّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ

چومنے لگے تب کہا آنحضرت سے فرشتے نے آپ انکو پیار کرتے ہین فرمایا ہان فرشتے نے کہا آپکی امت عنقریب انکو مار ڈالیگی

وَإِنْ شِئْتَ أُرِيكَ الْمَكَانَ الَّذِي يُقْتَلُ بِهِ فَأَرَاهُ فَجَاءَ بِسَهْلَةٍ

اور آپ چاہین تو آپکو وہ مکان دکھلا دون جہان یہ مارے جاوینگے سو آپکو لاکے دکھائی ریت دری یا تو

أَوْ تُرَابٍ أَحْمَرَ فَأَخَذَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِي ثَوْبِهَا قَالَ ثَابِتٌ

یا مٹی سرخ پھر اس کو لوگو حضرت ام سلمہ رضہ نے اپنے کپڑے مین لے لیا ثابت نے کہا ہم

كُنَّا نَقُولُ إِنَّهَا كَرْبَلَاءُ وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا أَبُو حَاتِمٍ فِي صَحِيحِهِ وَفِي رِوَايَةِ

کہا کرتے تھے کہ وہ زمین کربلا ہی اور اسکو روایت کیا ہی ابو حاتم نے اپنے صحیح مین اور امام

ابْنِ أَحْمَدَ فِي زِيَادَةِ الْمُسْنَدِ قَالَ ثُمَّ نَاوَلَنِي كَفًّا مِنْ تُرَابٍ أَحْمَرَ

احمد کے بیٹے نے کتاب زیادۃ المسند مین یون روایت کی ہی کہ فرمایا رسول خدا نے پھر مجھے ایک مٹھی دی مٹی سرخ اور روایت کیا

الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى

حاکم اور بیہقی نے ام الفضل بیٹی حارث سے کہ مین گئی پاس

[illegible] ٢٧ [illegible] ١٢ [illegible]

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوما بالحسين فوضعته

جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک دن امام حسین علیہ السلام کو لیکر سو رکھ دیا پس

في حجره ثم جاءت مني التفاتة فإذا عينا رسول الله صلى الله

حسین کو حضرت کی گود میں پھر جو میں دیکھوں ف تو رسول خدا صلے اللہ

عليه وآله وسلم تهريقان من الدموع فقال أتاني جبرئيل فأخبرني

علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں پھر فرمایا حضرت نے کہ مجھکو جبرئیل نے خبر دی ہے

أن أمتي تقتل ابني هذا وأتاني بتربة من تربته حمراء وأخرج

کہ میری امت شہید کریگی اس میرے بیٹے کو اور دی ہے مجھکو جبرئیل نے اسکے مقتل کی مٹی سرخ اور روایت کی اسحق

ابن راهويه والبيهقي وأبو نعيم عن أم سلمة أن رسول الله صلى الله

ابن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ

عليه وآله وسلم اضطجع ذات يوم فاستيقظ وهو خاثر وفي يده

علیہ وآلہ وسلم لیٹے سوتے تھے ایک دن تو جاگ پڑے اور آپ غمگین تھے اور انکے ہاتھ میں

تربة حمراء يقلبها قلت ما هذه التربة يا رسول الله قال أخبرني

سرخ مٹی تھی کہ اسکو الٹتے پلٹتے تھے میں نے پوچھا یہ کیا مٹی ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ خبر دی مجھکو

جبرئيل أن هذا يعني الحسين يقتل بأرض العراق وهذه تربتها

جبرئیل نے کہ حسین مارا جائیگا عراق کی زمین پر اور یہ مٹی وہیں کی ہے

وأخرج البيهقي وأبو نعيم عن أنس قال استأذن ملك المطر

اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے انس سے کہ اجازت مانگی فرشتہ مینہ برسانے والے نے

أن يأتي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فأذن له فدخل

رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کو اسکو اجازت ہوئی پھر آئے

الحسين فجعل يقع على منكب النبي صلى الله عليه وآله وسلم

حسین علیہ السلام تو کودنے لگے مونڈھے پر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

ف حدیث خصائص کبریٰ

ف ١ یعنے اور کام میں مشغول ہوگئی پھر جو میری نظر پڑی تو کیا دیکھوں

۲۸۰

فقال الملك أتحبه قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم نعم قال

سو پوچھا اس فرشتے نے کہ آپ اس لڑکے کو پیار کرتے ہیں فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاں ان اسنے کہا

فان امتك تقتله وان شئت اريتك المكان الذي يقتل فيه

آپ کی امت اسکو قتل کریگی اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو دکھلا دوں مکان جہاں یہ مارا جائیگا

فضرب بيده فاراه ترابا احمر فاخذته ام سلمة فصرته

پھر اسنے اپنا ہاتھ مارا اور حضرت کو مٹی سرخ دکھلائی پھر لے لیا مٹی کو حضرت ام سلمہ نے پھر اپنے کپڑے میں پوٹلی

في ثوبها فكنا نسمع انه يقتل بكربلاء واخرج ابو نعيم عن ام سلمة

باندھ رکھی انہوں نے کہا ہم سنا کرتے تھے کہ حسین شہید ہونگے کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے کہ حضرت ام سلمہ نے

قالت كان الحسن والحسين يلعبان في بيتي فنزل جبرئيل فقال

کہا کہ حسن اور حسین میرے گھر میں کھیلتے تھے پھر اترے جبرئیل علیہ السلام سو کہنے لگے

يا محمد ان امتك تقتل ابنك هذا من بعدك واومى الى الحسين

یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکی امت شہید کریگی اس بیٹے کو آپکے بعد اور اشارہ کیا طرف حسین علیہ السلام کے

واتاه بتربة فشمها ثم قال ريح كرب وبلاء وقال يا ام سلمة

اور دی آپکو تھوڑی مٹی سو حضرت نے اسکو سونگھا پھر فرمایا اسمیں تو آتی ہے رنج اور بلا کی اور فرمایا اے ام سلمہ

اذا تحولت هذه التربة دما فاعلمي ان ابني قد قتل فجعلتها في

جب ہو جاوے یہ مٹی خون تو جانیو کہ میرا بیٹا شہید ہوا پھر میں نے اس مٹی کو

قارورة واخرج ابن عساكر عن محمد بن عمرو بن حسن قال كنا مع

شیشے میں بند کیا ف اور روایت کی ابن عساکر نے امام حسن کے پوتے محمد سے کہا انہوں نے ہم تھے ساتھ

الحسين بنهري كربلاء فنظر الى الشمر ذي الجوشن فقال صدق

امام حسین کے کربلا کی دو نہروں پہ ف پھر دیکھا امام نے شمر ذی الجوشن کو سو فرمایا سچ کہا

الله ورسوله قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كاني انظر الى

اللہ اور اسکا رسول فرمایا جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا میں دیکھتا ہوں

۲۹

كلب ابقع يلغ في اهل بيتي وكان شمر ابرص واخرج ابن السكن

کہ ایک کتا ابلق منہ ڈالتا ہے میرے اہل بیت کے خون میں اور تھا شمر ذی الجوشن کوڑھی ف۱ اور روایت کی ابن السکن

والبغوي في الصحابة وابو نعيم من طريق سحيم عن انس بن

اور بغوی نے کتاب الصحابہ میں اور ابو نعیم نے سحیم سے کہ انس بن

الحارث قال سمعت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول

حارث نے کہا کہ میں نے سنا جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم فرماتے تھے

ان ابني هذا يقتل بارض يقال لها كربلاء فمن يشهد ذلك

کہ یہ بیٹا میرا ف۲ مارا جائیگا اس زمین میں جسکا نام کربلا ہے سو جو شخص کہ تم لوگوں میں سے وہاں موجود ہو

منكم فلينصره فخرج انس بن الحارث الى كربلاء فقتل بها مع الحسين

اسکی مددگاری کرے سو گئے انس بن حارث کربلا کو اور شہید ہوئے امام حسین کے ساتھ ف۳

واخرج البيهقي عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ان الحسين دخل

اور روایت کی بیہقی نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ حسین علیہ السلام انکے پاس

على النبي صلى الله عليه واله وسلم وعنده جبريل في مشربة

نبی صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے اور آپ کے پاس جبرئیل تھے حضرت

عائشة فقال له جبريل ستقتله امتك وان شئت اخبرتك

عائشہ کے بالا خانے پر سو کہا جبرئیل نے قریب ہے کہ شہید کریگی اسکو آپکی امت اور اگر چاہیں تو میں بتا دوں آپکو

بالارض التي يقتل فيها واشار جبريل بيده الى الطف بالعراق

وہ زمین جسمیں یہ شہید ہوگا اور جبرئیل نے ہاتھ سے اشارہ کیا طرف جنگل میدان عراق کے ف۴

فاخذ تربة حمراء فاراه اياها واخرجه من طريق اخر عن

پھر لیکر وہاں کی مٹی سرخ دکھلائی حضرت کو اور بیہقی نے یہ حدیث

ابي سلمة عن عائشة موصولا واخرج البيهقي عن الشعبي قال

ابی سلمہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے موصول بھی روایت کی ہے ف۵ اور روایت کی بیہقی نے شعبی سے کہا انہوں نے کہ علی



إن ابن عمر قدم المدينة فأخبر أن الحسين قد توجه إلى العراق

ابن عمر آئے مدینے میں پھر خبر پائی کہ جناب امام حسین علیہ السلام جاتے ہیں عراق کی طرف

فلحقه على مسيرة ليلتين من الربذة فقال له إن الله تعالى خيّر

سو جا لئے عبد اللہ بن عمر امام ؑ سے اس مقام میں جہاں سے ربذہ دو منزل تھا پھر کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ اللہ تعالی نے

نبيه بين الدنيا والآخرة فاختار الآخرة ولم يرد الدنيا وإنكم

اپنے پیغمبر کو اختیار دیا تھا دنیا اور آخرت میں سو اختیار کیا حضرت نے آخرت کو اور نہ چاہا دنیا کو اور تم حضرت کے

بضعة منه والله لا يليها أحد منكم أبداً وما صرفها الله تعالى

جگر پارہ ہو واللہ نہ ملے گی دنیا کسی کو تم میں کبھی اور پھیرا جو ہے حکومت دنیا کی اللہ تعالی نے

عنكم إلا للذي هو خير لكم فارجعوا فأبى فاعتنقه ابن عمر

تم سے تو اس میں کچھ بہتری چاہی ہے تمہارے واسطے سو پلٹ جاؤ ف پس امام علیہ السلام نے انکار کیا تب گلے لگایا عبد اللہ بن عمر نے

وقال أستودعك الله تعالى من قتيل وأخرج الحاكم عن ابن

اور کہا تم کو سپرد کرتا ہوں اللہ تعالی کے اے شہید ہونے والے ف۲ اور روایت کی حاکم نے عبد اللہ بن

عباس قال ما كنا نشك وأهل البيت متوافرون أن الحسين يقتل

عباس سے کہ کہا ہم کو شک نہ تھا اور اہل بیت بکثرت تھے اس میں کہ حسین شہید ہونگے

بالطف وأخرج أبو نعيم عن يحيى الحضرمي أنه سافر مع علي إلى

کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے یحیی حضرمی سے کہا یحیی نے کہ میں نے سفر کیا حضرت علی ؑ کے ساتھ

صفين فلما حاذى نينوى نادى صبراً أبا عبد الله بشط

صفین کی طرف پھر جب برابر پہنچے نینوا کے تو حضرت امیر علیہ السلام نے پکار کر فرمایا کہ صبر کیجو اے ابا عبد اللہ ف۳ کنارے

الفرات قلت ماذا قال إن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال

فرات کے میں نے عرض کیا یہ کیا ہے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

حدثني جبريل أن الحسين يقتل بشط الفرات وأراني قبضة

کہ کہا ہے مجھ سے جبریل نے کہ حسین شہید ہوگا کنارے پر فرات کے اور دکھلائی مجھ کو مٹی بھی

ف۳ یعنی امام حسین علیہ السلام ۱۲

مِن تربتہ واخرج ابو نعیم عن اصبغ بن نباتۃ قال اتینا مع علی

مٹی دیا گیا اور روایت کی ابو نعیم نے اصبغ بن نباتہ سے کہا کہ ہم آئے تھے حضرت علی

علیہ السلام علی موضع قبر الحسین فقال ھٰھنا مناخ رکابھم

علیہ السلام کے ساتھ قبر گاہ حسین علیہ السلام پر سو کہا جناب امیر نے کہ یہ شہیدوں کے اونٹ بیٹھنے کا

وموضع رحالھم ومھراق دماءھم فتیۃ من آل محمد یقتلون

مقام ہوا اور یہ کجاوے رکھنے کی جگہ ہے اور یہ انکے خون بہنے کا مقام ہے کتنے جوان محمد کے اہلبیت اس میدان میں مارے جاینگے

بھذہ العرصۃ تبکی علیھم السماء والارض واخرج الحاکم وصححہ

جن پر رو دیگا آسمان اور زمین اور روایت صحیح کی حاکم نے

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال اوحی اللہ تعالیٰ الی

عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی قتلت بیحیی ابن زکریا سبعین

حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے مارے یحییٰ ابن زکریا کے عوض ستر

الفا وانی قاتل بابن بنتک سبعین الفا وسبعین الفا واخرج

ہزار ف ۱ اور مجھکو مارنے تیرے نواسے کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار ف ۲ اور روایت کی

احمد والبیھقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال

احمد اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انھوں نے کہا

رأیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی النوم ذات یوم نصف

دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں ایک دن دو

النھار اشعث اغبر بیدہ قارورۃ فیھا دم فقلت ما ھذہ

پہر کو بال بکھرے ہوئے گرد آلودہ انکے ہاتھ میں شیشہ ہے اسمیں خون بھرا ہے میں نے کہا کہ یہ کیا ہے

قال دم الحسین واصحابہ لم ازل التقطہ منذ الیوم فاحصی

حضرت نے فرمایا کہ یہ خون حسین اور انکے ساتھیوں کا ہے میں اوٹھاتا ہوں آج صبح سے ابن عباس کہتے ہیں

ف ۱ قوم یہود میں سے ستر ہزار چنانچہ یہ امر مختار ثقفی سے ظاہر ہوا اور اس سے

ف ۲ ایک لاکھ چالیس ہزار اور سفاح عباسی کے ہاتھوں قتل ہوئے

مسلم ۳۲ عظمت اور وجاہت جناب سید الشہداء حسین علیہ السلام ... ثابت ہوتی ہے

ذلك الوقت فوجدت قد قتل ذلك اليوم واخرج الحاكم

کہا در کہا میں نے اسوقت کو پھر خبر پہونچی مجکو کہ حسین شہید ہوئے اسی دن **ف** اور روایت کی حاکم

والبیہقی عن ام سلمة قالت رایت رسول الله صلى الله عليه وآله

اور بیہقی نے ام سلمہؓ سے کہا انھوں نے کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم فی المنام وعلی راسه ولحيته التراب فقلت ما لك يا رسو

وسلم کو خواب میں کہ آپکا سر اور ڈاڑھی خاک آلودہ ہی میں نے کہا کہ یہ کیا حال ہی یا رسول

الله قال شهدت قتل الحسين انفا واخرج البيهقي وابو نعيم

اللہ حضرت نے فرمایا کہ میں گیا تھا مقتل حسین پر ابھی **ف** اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے

عن بصرة الازدية قالت لما قتل الحسين مطرت السماء دما فاصبحنا

بصرۃ ازدیہ سے کہا جب شہید ہوئے حسین علیہ السلام تو برسا آسمان سے خون پھر جب صبح کی ہمنے

وحبابنا وجرارنا وكل شیء لنا ملآن دما واخرج البيهقي وابو نعيم

تو ہمارے مٹکے اور گھڑے اور تمام برتن ہمارے لبالب تھے خون سے اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے

عن الزهري قال بلغني انه يوم قتل الحسين لم يقلب حجر من

زہری سے کہا زہری نے مجکو خبر پہونچی ہی کہ جس دن شہید ہوئے حسینؑ جو پتھر کہ اٹھایا

احجار بيت المقدس الا وجد تحته دم عبيط واخرج البيهقي

جاتا تھا بیت المقدس میں اسکے تلے نکلتا تھا خون تازہ سرخ اور روایت کی بیہقی نے

عن ام حيان قالت يوم قتل الحسين اظلمت علينا ثلاثا ولم يمس

ام حبان سے کہا جس دن شہید ہوئے حسین علیہ السلام اندھیرا رہا ہم پر تین دن اور نہ ملی

منا احد من زعفرانهم شيئا يجعله على وجهه الا احترق و

جسنے زعفران انکا منہ پر اپنا جل گیا اور

لم يقلب حجر بيت المقدس الا وجد تحته دم عبيط واخرج البيهقي

جو اٹھایا پتھر بیت المقدس کا نکلا اسکے نیچے خون تازہ سرخ **ف** اور روایت کی بیہقی نے

عن جميل بن مرة قال اصابوا ابلا في عسكر الحسين يوم قتل فنحروها

جمیل بن مرہ سے کہا کہ پکڑ لیے گئے یزید کے لشکر والے کئی اونٹ لشکر حسین سے جس دن شہید ہوئے حسین ذبح کیا

وطبخوها فصارت مثل العلقم فما استطاعوا ان يسيغوا منها شيئا

اور پکایا سو وہ ایسے کڑوے ہوئے جیسے اندرائن کا پھل پھر انکو کوئی نہ کھا سکا

واخرج البيهقي وابو نعيم عن سفيان قال حدثتني جدتي قالت

اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے سفیان سے کہا یوں نقل کیا مجھسے میری دادی نے

لقد رايت الورس عاد رمادا ولقد رايت اللحم كان فيه النار

کہ دیکھا میں نے ورس کو کہ ہو گئی راکھ اور دیکھا میں نے گوشت جیسے اس میں آگ بھری ہو

حين قتل الحسين واخرج البيهقي عن علي بن مسهر قال حدثتني

جسدن شہید ہوئے حسین اور روایت کی بیہقی نے علی بن مسہر سے کہا انہنے سنا میں نے

جدتي قالت كنت ايام قتل الحسين جارية شابة فكانت السماء

اپنی دادی سے کہا کہ تھی میں جب شہید ہوئے تھے حسین لڑکی نوجوان سو چند روز آسمان

اياما تبكي له واخرج ابو نعيم من طريق سفيان عن جدته قالت

رویا کیا امام پر ف اور روایت کی ابو نعیم نے کہ سنا سفیان نے اپنی دادی سے کہ انہنے کہا

شهد رجلان قتل الحسين فاما احدهما فطال ذكره حتى كان

دو آدمی جو قتل حسین میں شریک تھے سو ایک کا آلہ بڑھ گیا تھا کہ آلہ تناسل کو اپنے

يلفه واما الاخر فكان يستقبل الراوية بفيه حتى ياتي على اخرها

باندھ لیتا تھا ف اور دوسرے کو اتنی پیاس تھی کہ پی جاتا تھا ساری پکھال کی پکھال اور پیاس نہ بجھتی

فما يروى واخرج ابو نعيم عن حبيب بن ثابت قال سمعت الجنة

ف اور روایت کی ابو نعیم نے حبیب ابن ثابت سے کہا انہنے کہ میں نے سنا جنوں کو کہ

تنوح على الحسين وهي تقول شعر مسح النبي جبينه فله

روتے تھے حسین پر یہ پڑھ کر شعر اس جبین کو نبی نے چوما تھا بھی

بَرُوقٌ فِي الخُدُودِ ۞ أَبَوَاهُ فِي عُلْيَا قُرَيْشٍ وَجَدُّهُ خَيْرُ الجُدُودِ

چمک گیا ہے اسکے چہرے پر ۞ اسکے ماں باپ تھے قریش کی جان ۞ اسکا نانا جہان سے بہتر ۞

وَأَخْرَجَ أَبُو نُعَيْمٍ مِنْ طَرِيقِ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ

اور روایت کی ابو نعیم نے طریق حبیب بن ثابت سے کہ حضرت ام سلمہؓ نے کہا میں نے نہیں سنا

نَوْحَ الجِنِّ مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اللَّيْلَةَ وَمَا أُرَى

رونا جنوں کا جب سے انتقال ہوا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مگر آج کی رات تو میں خیال

ابْنِي إِلَّا قَدْ قُتِلَ تَعْنِي الحُسَيْنَ فَقَالَتْ لِجَارِيَتِهَا اخْرُجِي فَاسْأَلِي

کرتی ہوں کہ میرا بیٹا حسین ع شہید ہوا پھر کہا حضرت ام سلمہؓ نے اپنی لونڈی سے کہ تو باہر نکل پوچھ تو

فَأُخْبِرَتْ أَنَّهُ قَدْ قُتِلَ وَإِذَا الجِنَّةُ تَنُوحُ شعر أَلَا يَا عَيْنُ فَابْهِلِي

پھر معلوم ہوا کہ حسین ع شہید ہوئے اور جن یہ کہکر رونے لگے شعر ہوئے جتنا رونے تو اے

بِجُهْدٍ وَمَنْ يَبْكِي عَلَى الشُّهَدَاءِ بَعْدِي ۞ عَلَى رَهْطٍ تَقُودُهُمُ

چشم ۞ لوگ روئے گا کہ شہید میں کو پاس ظالم کے کھینچے

المَنَايَا إِلَى مُتَجَبِّرٍ فِي مُلْكِ عَبْدِي ۞ وَأَخْرَجَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ مَزِيدَةَ

لائی ۞ موت اے وائے ان عزیزوں کو ۞ اور روایت کی ابو نعیم نے مزیدہ

ابْنِ جَابِرٍ الحَضْرَمِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ الجِنَّ تَنُوحُ عَلَى الحُسَيْنِ

بن جابر حضرمی سے اسنے اپنی ماں سے کہ اسنے کہا سنا میں نے جنوں کو روتے حسین علیہ السلام پر

وَهِيَ تَقُولُ شعر أَنْعَى حُسَيْنًا هَبِلًا ۞ كَانَ حُسَيْنًا جَبَلًا

اور وہ کہتے تھے شعر ہوئے شہید سنا ان حسین شہید تھے ۞ حسین کو مرنا اور حسین تھے اعتز

وَأَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنِ المِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنَا وَاللهِ رَأَيْتُ رَأْسَ

اور روایت کی ابن عساکر نے منہال بن عمرو سے کہا کہ میں نے واللہ دیکھا سر مبارک

الحُسَيْنِ حِينَ حُمِلَ وَأَنَا بِدِمَشْقَ وَبَيْنَ يَدَيِ الرَّأْسِ رَجُلٌ يَقْرَأُ

حسین علیہ السلام کو کہ اسکو لیئے جاتے تھے نیزے پر اور میں تھا شہر دمشق میں تھا اسکے آگے ایک شخص پڑھتا

سورة الكهف حتى بلغ قوله تعالى ام حسبت ان اصحاب الكهف

سورہ کہف جب اس آیت پر پہونچا کہ کیا تو نے جانا کہ اصحاب کہف

والرقيم كانوا من آياتنا عجبا فانطلق الله الرأس بلسان ذرب فقال

اور رقیم ہماری نشانیوں قدرت سے اعجوبہ تھے تو گویا کر دیا اللہ نے سر مبارک کو زبان فصیح سے کہا سر مبارک نے

اعجب من اصحاب الكهف قتلي وحملي واخرج ابو نعيم

کہ عجب تر ہے اصحاب کہف کے قصے سے قصہ قتل میرے کا اور اٹھائے لیے پھرنا ف اور روایت کی ابو نعیم نے

من طريق ابن لهيعة عن ابي قبيل قال لما قتل الحسين احتزوا

طریق سے ابن لہیعہ کے اسنے ابی قبیل سے کہا کہ جب شہید ہوئے حسین اور سر مبارک کو

رأسه وقعدوا في اول مرحلة يشربون النبيذ فخرج عليهم

کاٹ کر شام کی طرف روانہ ہوئے اور پہلی منزل میں بیٹھے پیتے تھے شراب کا شیرہ کہ ناگاہ [illegible] نمودار ہوا

قلم من حديد فكتب سطرا بدم شعر

ایک آہنی قلم اسنے لکھا خون سے یہ شعر

أترجو امة قتلت حسينا ٭ شفاعة جده يوم الحساب

شبیر کے قاتل کیا فردائے قیامت میں ٭ امید بھی رکھتے ہیں نانا کی شفاعت کی ف

تمت

فائدہ جب یزید پلید قتل امام حسینؓ اور ہتک حرمت اہل بیت نبوی سے فارغ ہوا تو اس غرور سے
اسکی شدت اور قساوت اور زیادہ ہوئی چنانچہ زنا اور لواطت اور بھائی بہن سے بیاہ اور سود وغیرہ
منہیات شرعیہ کو اس نے اپنے عہد مین علانیہ رواج دیا اور مسلم بن عقبہ کو بارہ ہزار یا بیس ہزار آدمیون کے ساتھ
واسطے تاخت و تاراج مدینہ منورہ کے بھیجا تین دن تک اس شہر مطہر کے رہنے والے قتل اور لوٹ مین گرفتار ہے اور سات سو
صحابی قریشی صاحب وجاہت اور عوام الناس اور لڑکے ملا کے دس ہزار آدمیون سے زیادہ شہید کیے اور ہزارون
کو بندی کر لیا اور عورتون کو لشکر والون پر مباح کر دیا اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کا گھر لوٹ لیا اور مسجد نبوی
کے ستونون مین گھوڑے باندھے چنانچہ گھوڑون نے منبر اور قبر شریف کے درمیان کا مکان پیشاب اور لید سے
نجس کیا اور تین دن تک مسجد شریف مین لوگ نماز سے مشرف نہوئے فقط سعید بن مسیب دیوانے کی طرح وہان
حاضر رہے اور کیا کیا کچھ اعمال قبیح کہ اس مسجد مقدس اور شہر مطہر مین یزید والون نے نہین کیے کہ زبان
قلم کی اسکی تفصیل سے عاجز ہوا اور منجنیق سے کہ بہ غلطہ سنگسار کیا کہ صحن حرم محترم [illegible]
مسجد الحرام کے ٹوٹ گئے اور لباس خانہ کعبہ کو جلا دیا اور کعبہ کے دروازے کے [illegible] کے
تنور مین جلا دیا کتنے دن بیت اللہ بے لباس اور وہان کے رہنے والے [illegible]
مین رہے بالجملہ وہ بدبخت تین برس اور [illegible] مہینے تخت حکومت و سلطنت [illegible]
سنہ ۶۴ چونسٹھ ہجری مین چند دن اس پلید کے حکم سے کعبے کی بیحرمتی ہوئی [illegible]
شہرون مین سے انتالیس ۳۹ برس کی عمر مین واصل جہنم ہوا **فائدہ** جب مختار بن ابی عبید ثقفی [illegible]
کی سلطنت مین کوفے پر غالب ہوا پہلا اپنے خواص خاص کو عمر بن سعد کے بلانے کو بھیجا ابن سعد کا بیٹا
حفص نامے حاضر ہوا مختار نے پوچھا کہ تیرا باپ کہاں ہے اس نے کہا کہ خانہ نشین ہو رخصت رہنے کہا
کہ اب کیونکر حکومت رہے سے دست بردار ہو کے گھر مین بیٹھا امام حسینؓ کے قتل کے دن کیدن
خانہ نشینی نہ اختیار کی بعد اسکے حکم دیا کہ عمر بن سعد اور اسکے بیٹے اور شمر کی گردن ماریں اور انکے
سرون کو حضرت محمد بن حنفیہ پاس بھیجا پھر حکم عام دیا کہ جو کوئی سعد کے کربلا مین شریک عمر بن سعد کا تھا
اسکو جہان پاؤ مار ڈالو یہ حکم سنکے سب کوفے والے بصرے کو بھاگے اور لشکر مختار نے انکا تعاقب کیا

احسکو [illegible] لاش کو پامال کیا اور اسکا گھر لٹوایا جب خولی بن یزید کو قید کر کے
[illegible] تو پہلے اسکے ہاتھ پاؤن کٹوائے پھر اسکو سولی چڑھایا پھر آگ مین
[illegible] عذاب سے مار ڈالا پھر
[illegible]
[illegible] کے ہمراہ تھے
کو قتل کر ڈالا [illegible] مین بیمار رہا تھا اور اسکے
ساتھ تین ہزار سوار [illegible] ابراہیم کو ابن زیاد
کے مقابلے کو بھیجا جب ابراہیم [illegible] پندرہ کوس پر
موصل سے اس سے مقابلہ کیا صبح سے شام تک خوب لڑائی ہوئی قریب شام کے ابراہیم کی فوج نے
لشکر ابن زیاد کو شکست دی جب ابن زیاد کے ہمراہی بھاگے ابراہیم نے حکم دیا کہ سبکو فوج مخالف
سے پاوین زندہ نہ چھوڑین چنانچہ بہتون کو جان سے مار ڈالا اور ابن زیاد بھی مارا گیا ابن زیاد کا سر کاٹ
کے لشکر والون نے ابراہیم پاس حاضر کیا ابراہیم نے مختار پاس کوفے مین بھیجا اور جب سر ابن زیاد کا
کوفے مین پہونچا مختار نے دار الامارۃ کوفے مین محفل کو آراستہ کر کے کوفے والون کو جمع کیا اسوقت
سر نامبارک ابن زیاد بد نہاد کا منگوا کے کہا اے اہل کوفہ دیکھو کہ خون ناحق امام حسین علیہ السلام نے
ابن زیاد کو نہ چھوڑا تاریخ کی کتابون مین لکھا ہے کہ مختار کی لڑائی مین ستر ہزار اہل شام مارے گئے
اور یہ واقعہ سنہ ۶۷ ہجری مین چھ برس واقعہ کربلا کے بعد عاشورے کے دن واقع ہوا **فائدہ** ترمذی
کی صحیح روایت مین وارد ہے کہ جب ابن زیاد اور اسکے سرداران کے سر مختار پاس لا کے رکھے گئے
یکایک ایک سانپ بڑا سا ظاہر ہوا کہ لوگ اسے دیکھ کے ہٹ گئے سانپ سب سرون مین سے عبید اللہ ابن زیاد
کے سر پاس آ کے اسکے نتھنون مین گھسا اور تھوڑی دیر ٹھہر کے اسکے منہ سے نکلا پھر اسکے منہ مین گھسا اور نتھنے
سے نکلا اسیطرح تین بار سانپ نے آمد و رفت کی پھر غائب ہو گیا اصحاب ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر ذی الجوشن
و قیس بن اشعث کندی اور خولی بن یزید اور سنان بن انس نخعی اور عبد اللہ بن قیس اور یزید بن مالک اور باقی

اشقیا طرح طرح کی عقوبتون سے قتل ہوئے اور انکی لاشون کو اسطرح گھوڑون کے سمون سے روندا کہ
ہڈیان چورچور ہوکر خاک سے برابر ہوگئین بعض تاریخ والون کو اس امر مین اختلاف ہی کہ ابن سعد و شمر وغیرہ
ابن زیاد سے پہلے مارے گئے یا پیچھے بہر حال سب بدحالی کی حالت مین مقتول ہوئے لکھا ہی کہ امام حسین علیہ السلام
کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار اشقیا مارے جاوینگے موعود تھا آخر آخر مختار کے عقیدے مین فساد آیا
اور اسکو یہ خبط ہوا کہ انکی طرف وحی آتی ہی اور حضرت محمد بن الحنفیہ وہی مہدی موعود ہین اور جب
قبضہ اسکا کوفے اور اسکے اطراف اور جوانب پر خوب ہوگیا تو اسکو داعیہ لڑائی کا عبد اللہ بن زبیر
رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ پیدا ہوا جب عبد اللہ بن زبیر کو یہ حال معلوم ہوا انھون نے بھی اپنے بھائی مصعب
بن زبیر کو جو بصرے کے حاکم تھے اسکے مقابلے کے واسطے معین کیا جب مصعب بصرے سے لڑائی کے ارادے پر
روانہ ہوئے تو مصعب اور مختار مین خوب جدال اور قتال ہوا آخر الامر فتح مصعب بن زبیر کو نصیب ہوئی اور مختار
اس معرکے مین مارا گیا اور مصعب بن زبیر اہل کوفہ پر قابض ہوئے آخر کو عبد الملک مصعب بن
زبیر پر چڑھ آیا اور مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اشتر کو سنہ ہجری مین قتل کیا **فائدہ**
عبد الملک بن عمر ولیثی سے روایت ہی کہ عجب اتفاق ہی کہ مین نے دار الامارۃ کوفے مین پہلے
امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک دیکھا کہ عبید اللہ بن زیاد کے سامنے داہنی طرف ایک سپر پر رکھا تھا پھر
ابن زیاد کا سر دیکھا کہ آگے مختار کے رکھا تھا پھر مین نے مختار کا سر دیکھا کہ مصعب بن زبیر کے سامنے رکھا تھا
پھر وہین مصعب بن زبیر کا سر دیکھا کہ عبد الملک کے روبرو رکھا تھا ابن عمر ولیثی نے کہا جب مین نے یہ حال
عبد الملک کے آگے بیان کیا وہ کہنے لگا خدا تجکو چھٹا یا پانچوان سر نہ دکھاوے اور اس دار الامارہ
کی شامت سے ڈر کر اسی وقت اسے کہدوا ڈالا قصہ کوتاہ جب عبد الملک نے مصعب بن زبیر پر
فتح پائی چاہا کہ فوج عبد اللہ بن زبیر کے مقابلے کو مکے مین بھیجے لوگون نے عذر کیا کہ حرم محترم
مین جدال اور قتال حرام ہی وہان جاکر کیونکر لڑین آخر ایک دن حجاج بن یوسف نے
عبد الملک کے سامنے آکے بیان کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہی کہ عبد اللہ بن زبیر کا سر
مین نے کاٹ لیا عبد الملک نے جانا کہ حجاج کے جانے کو عبد اللہ بن زبیر کے مقابلے مین

تیار ہی اُسنے جلد ایک لشکر حجاج کے پاس تمام کر کے مکہ معظمہ کیطرف روانہ کیا حجاج اصل طائف کا رہنے والا تھا اُسنے وہان آکے اور خروج جمع کر کے متوجہ مکے کا ہوا اور وہان سرگرم قتال اور جدال کا ہوا اور بالکل آداب مکہ معظمہ اور حرم محترم کے چھوڑ کے نہایت بے ادبیون اور گستاخیون پر کمر باندھی یہانتک کہ تمام حرم محترم کو شہیدون کے خون سے رنگین کیا اور عبد اللہ بن زبیر کو بھی ۷۳ تہتر یا تہتر ہجری مین شہید کیا بعد اسکے سولی چڑھایا پھر سولی سے اُترواکے یہودیون کی قبرون مین ڈلوادیا بعد طی کرنے اس مرحلے کے حکومت مروانیون کی شام اور عراق اور حجاز مین جم گئی اور سب سلطنت اُنکی تراسی برس چار مہینے رہی ۱۲ تحریر الشہادتین اور صواعق محرقہ اور اشاعۃ الاشراط الساعۃ

خاتمۃ الطبع

حمد و ثنا ایسے خالق کو زیبا ہی کہ محمد مصطفےٰ سا رسول پیدا کیا اور کمال شہادت اُنکے دونون بیٹون کو دیا کہ یہ رسالہ سر الشہادتین تصنیف مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی اور ترجمہ اردو مولوی خرم علی اور ترجمہ مولانا محمد سلامت اللہ کہ نام اُس ترجمہ کا تحریر الشہادتین ہی اور مرزا حسن علی مرحوم کے فوائد صواعق محرقہ واشراط الساعۃ و روضۃ الاحباب وغیرہ سے زیب حاشیہ کیا ہی اول بار ۱۲۷۱ ہجری مین مطبع مصطفائی مین مصطفےٰ خان نے اور دوسری بار مطبع نظامی واقع کانپور مین عبد الرحمن خان نے ۱۲۸۳ ہجری مین اور تیسری بار مطبع اسدی مین حافظ محمد عبد الستار خان نے ۱۲۸۴ ہجری مین چھاپ کر نقد سعادت بدست افتخار لیا اور چوتھی بار مطبع فیض آثار اودھ اخبار مین بھی طبع پائی تھی خریداران شائق نے دست بدست بکمال ذوق و شوق خریدکیا پانچوین بار پھر بکوشش اہلیان مطبع نامی کے چھپا خریداران شائق نے خرید کیا اب چھٹی بار پھر بھی بلطبع بسبب فرط تمنائے خریداران بامر جناب والا ہمم صاحب مروت و کرم مشہور نزدیک و دور جناب منشی نولکشور صاحب ادام اللہ اقبالہ بالفرح و السرور کے ماہ مئی ۱۸۸۱ع مطابق شہر شعبان ۱۲۹۸ھ مین حلیہ صحت و لباس خوش خطی سے قامت زیبائے طبع نے آراستگی پائی اور مطبع طبائع اہل جہان ہوئی تمت